

جال کا مقابلہ



﴿اشتیاق احمد﴾

دو باتیں

السلام علیکم!

آپ کے اخبارات میں پڑھ لیا ہو گا کہ ایک روئی سفارت کا روہاک
کر دیا گیا ہے قاتل کانام خضر احمد ہے۔ اس کے بارے میں اخبارات
میں یہ بات بھی آچکی ہے کہ وہ تقادیانی ہے یہ بھی آچکا ہے کہ وہ
سفارت کا رکے لئے جاسوئی کیا کرتا تھا ایک خیریہ بھی ہے کہ وہ پاگل
خانے میں بھی رہ چکا ہے اخبارات میں ان تمام یا بعض خبروں کی
تردید بھی آچکی ہے یعنی اس کا تقادیانی ہونا ہی بہت کافی ہے۔
..... تقادیانی ملک کے خیر خواہ تھیں ہو سکتے جب کہ ان کے تعلقات
اسرائیل سے یہی لوگ ہر شہر میں جاسوئی کے فرائض انجام

دے رہے ہیں کوئی مانے نہ مانے ادھران کا گرولندن سے بیانات
دیتا رہتا ہے پاکستان میں یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا اب تو یہ تک کہہ
رہا ہے کہ پاکستان نکڑے نکڑے ہو جائے گا ان حالات میں تو فوری
طور پر تمام قادیانیوں کو اسے اپنے پاس بالاینا چاہیے ان خبروں کی
موجودگی میں مسکرا نے کی زبردستی کوشش بھی کروں نہیں مسکرا سکتا
اور دو باتیں میں آپ کو مسکراہٹوں کا تحفہ پیش کر سکتا ہوں.....

یہ گھر تو.....

دوڑتے قدموں کی آواز نے انھیں جگا دیا فوراً بعد پولیس کی سیٹیوں کی
آوازیں ان کے کاؤں میں آئیں، اور پھر ان کے دروازے پر
دستک ہوئی انہوں نے جلدی سے ایک دروازے کی طرف دیکھا عین
اسی وقت لائب چلی گئی اب ہر طرف گھپ اندر ہیرا تھا۔

سیٹیوں کی آوازیں اور تیز ہو گئیں اور چاروں طرف سے آنے لگیں
انھیں یوں لگا جیسے سارا شہر پاگلوں کی طرح سیٹیاں بجانے لگے ہو
ایسے میں ان کے دروازے پر دوبارہ بے تابی سے دستک دی گئی...
رات کے دو بیجے..... سیٹیوں کی آواز، دوڑتے قدموں کی آواز،

کیا آپ کا نام میں ہے۔ آفتاب نے منہ بنایا۔؟

نن..... نہیں..... پولیس موت کی طرح میرے تعاقب میں ہے

جلدی سے دروازہ کھول دیں وہ کسی لمبجھی اس طرف آسکتے ہیں

ایک ٹوپی تو گز بھی چکلی ہے یہاں سے..... اس وقت میں ایک کونے میں دبک گیا تھا۔

جب تک آپ یہ نہیں بتائیں گے کہ آپ کون ہیں اور پولیس آپ کے

پیچھے کیوں ہے اس وقت تک ہم دروازہ نہیں کھولیں گے۔

یہ تمام باتیں بتانے میں تو بہت وقت لگ جائے گا اس نے گھبرا کر کہا۔

لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ آپ کے ہاتھ میں کوئی پستول وغیرہ ہو اور

اندر داخل ہوتے ہی آپ ہم پر گولیاں بر سادیں آصف بولا۔...

کیوں آپ نے میرا کیا بگاڑا ہے میرا دماغ نہیں چل گیا کہ احسان

پھر گھر کے دروازے پر دستک اور لائٹ غائب، ہمیں ایسے میں کیا کرنا چاہیے آصف نے دلبی آواز میں کہا۔

آرام سے لیٹئے رہنا چاہیے آفتاب کی آوازان کے کانوں سے نکرانی گھپ اندر ہیرے میں اب وہ ایک دوسرے کو دیکھ تو رہ نہیں تھے۔

میں تو یہ مشورہ دوں گا کہ انکل کو جگایا جائے ہو سکتا ہے کوئی خطرناک چوریا ڈاکو ہمارے دروازے پر موجود ہو۔

ان کی نیند خراب کرنے کی ضرورت نہیں، ہم خود ہی دیکھ لیں گے تھرو پہلے میں نارچ نکال لوں آفتاب نے کہا اور میرزا کی دراز کھول کر نارچ نکال لی اسے روشن کر کے دیکھا..... اور پھر تینوں دروازے

پر آئے۔

کون ہے۔؟ آصف بولا۔

میں۔۔۔۔۔ میں ہوں۔

ٹکرائی۔

آپ..... آپ کہاں ہیں؟

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی کچھ اپنی خبر نہیں آتی۔ یعنی

خیر۔ ہم دروازہ کھول رہے ہیں اگر آپ نے فائز کرنے کی کوشش کی تو اندر ہرے میں خود ہم اپنے آپ کو نہیں دیکھ رہے تو آپ کو کیا بتائیں
نتیجے کے ذمے دار آپ ہوں گے۔

آفتاب نے گنگنا نے کے انداز میں کہا۔
تت..... تو کیا..... آپ کے گھر میں کوئی لاٹین وغیرہ بھی نہیں

ہے۔

انھوں نے ایک بار پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر تارچ بجھا

دی آصف نے آگے بڑھ کر چھپنی گردی اور دروازے کے ساتھ ہی

دیوار کے ساتھ جا لگا۔ آفتاب اور فرحت پہلے ہی دائیں بائیں

اور یہ آپ نے بہت اچھا کیا۔

دوسرے ہی لمحے کوئی اندر داخل ہوا اور پھر اس نے جلدی سے دروازہ

بند کر کے چھپنی لگادی، ساتھ ہی اس کی دبی آوازان کے کانوں سے

آپ جہاں ہیں وہیں ٹھہریے اور مہربانی فرمائ کر پستول نیچے گرد بیجے

گک۔ کیوں۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔

کرنے والوں پر گولیاں برساؤں اس نے کہا۔

اس کا مطلب ہے آپ کے پاس پستول موجود ہے۔

ہاں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

خیر۔ ہم دروازہ کھول رہے ہیں اگر آپ نے فائز کرنے کی کوشش کی تو آپ کو کیا بتائیں
نتیجے کے ذمے دار آپ ہوں گے۔

ٹھیک ہے باہر سے کہا گیا۔

اس نے ہاتھ اوپر اٹھا کئے تھے۔

آپ نے مجھ پر احسان کیا ہے اس لئے میں آپ کی ہدایات پر ضرور عمل کروں گا لبھنے میں پستول نیچے گرار ہا ہوں۔

ٹھیک ہے نہیں کروں گا حرکت، اس نے منہ بنایا۔

رنگ گئی اور اندازے سے اس جگہ پر پہنچ گئی جہاں ٹھیک کی آواز ہوئی آصف۔ گیس لیمپ روشن کر دو اور ابا جان کو جگاؤ۔ آفتاب تھی فرش کوٹوں کر اس نے پستول اٹھالیا اور پھر اپنی جگہ پر پہنچ کر بولی۔

اچھی بات ہے آصف بولا۔

ایک منٹ بعد لیمپ روشن ہو گیا اور آصف انسپکٹر کامران مرزا کے کمرے کی طرف چلا گیا جلد ہی انھوں نے دستک کی آواز سنی۔

کک..... کون..... ہاں بھئی..... کیا بات ہے بیگم

کامران مرزا کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

میں ہوں آئی..... انکل کو جگاؤں۔

اب آپ اپنے ہاتھ اوپر اٹھائیں ہم روشنی کر رہے ہیں۔

آپ اوگ تو ضرورت سے زیاد ہحتاط لگتے ہیں خیر میں نے ہاتھ اوپر اٹھادیے ہیں۔

آفتاب نے آواز کی سمت میں ٹارچ کارخ کیا اور اسے روشن کر دیا

دوسرے ہی لمحے انھوں نے اپنے سامنے ایک آدمی کو کھڑے دیکھا

تک پہنچا دیتے تو بہتر تھا پولیس کی وجہ سے میں اس گھر کو تلاش کرتے
جی کیا مطلب آپ انھیں نہیں جگا سکتی آصف نے حیران ہو کے مقابلہ نہیں تھا آپ آسمانی سے ایسا کر سکتے ہیں
کر کہا اچھی بات ہے آپ کس کے گھر جانا چاہتے ہیں۔
ہاں تبی بات ہے وہ کمرے میں نہیں ہیں تم لوگوں کے سو انسپکٹر کا مردان مرزا کے۔



انھوں نے جلدی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر آصف نے

جانے کے بعد کسی کافون آیا تھا فون سنتے ہی وہ گھر سے چلے گئے تھے
اوہ تو یہ بات ہے
ہاں کیا معاملہ ہے
ایک صاحب نے ہمارے گھر میں پناہ لی ہے پولیس اس کے تعاقب میں ہے خراب ہم اس سے خود ہی نہت لیں گے یہ کہہ کر آصف پھر ان کے پاس آگیا۔

ویری گذ۔ اس سے اچھی بات بھلا کیا ہو سکتی ہے۔ اب تو گلی میں
پولیس بھی نہیں ہے جلدی سے مجھے وہاں تک پہنچا دیں۔

پہلے آپ اپنا نام بتائیں گے اور یہ بھی کہ آپ کون ہیں؟ کہاں سے

تمہارا نام کیا ہے بھی اور پولیس کیوں تمہارے تعاقب میں ہے۔
ان باتوں کی بجائے اگر آپ لوگ مجھے یہاں زدیک ہی ایک گھر

جال کا مقابلہ

13

12

جال کا مقابلہ

جب تک کہ ہم نہ چاہیں۔

آئے ہیں ان سپر صاحب سے آپ کو کیا کام ہے؟

یہ کیسے ہو سکتا ہے..... میرا خیال ہے وہ مجھے گرفتار کر لے گی۔

ان باتوں کا وقت نہیں ہے ان سپر کامران کے گھر آپ فوراً مجھے پہنچا

یہ آپ کا خیال ہے ہمارا نہیں..... اور آپ کا خیال ہم پر اثر

جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے وہ اس وقت گھر میں نہیں ہیں۔ انداز نہیں ہو سکتا۔

گویا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پولیس اس گھر سے مجھے گرفتار نہیں کر سکے گی۔

کیا مطلب..... آپ کو کس طرح معلوم۔

بات دراصل یہ ہے کہ آفتاب کہتے کہتے رک گیا۔

اگر ہم نہ چاہیں آصف نے جلدی سے کہا۔

ہاں..... ہاں..... کہیے رک کیوں گئے۔

اور آپ چاہیں گے نہیں۔

اس وقت آپ ان سپر کامران کے گھر میں ہی موجود ہیں۔

اپھی کیا کر سکتے ہیں آفتاب بولا۔

کیا!!! وہ اچھل پڑا۔ اور پھر اس کے چہرے پر مسرت دوڑ گئی۔

اس سے اچھی بات بھلا کیا ہو سکتی ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ وہ اس وقت

کاش!

ان سپر کامران مرزا صاحب اس وقت گھر میں ہوتے اس نے

سر داہ بھری۔

گھر میں نہیں ہیں۔

فلکرنہ کریں آ جائیں گے پولیس آپ کو اس وقت تک گرفتار نہیں کر سکتی

آپ جلدی سے ساری بات بتادیں..... تاکہ ہم پولیس کا کچھ

بندوبست کر سکیں۔

یہی تو مشکل ہے میں آپ لوگوں کو کچھ نہیں بتا سکتا.....
اس طرح تو مشکل ہو گی۔

ہاں میں بھی یہی محسوس کر رہا ہوں کہ الجھن پیدا ہو جائے گی لیکن میں نہیں ہاں اسپئر صاحب یہاں ہوتے تو ثبوت پیش کر سکتا تھا۔
آپ کو کچھ بھی نہیں بتا سکتا۔

یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ پولیس آپ کے پیچھے کیوں لگی ہوئی ہے کیوں کہ وہ ثبوت آپ قبول نہیں کریں گے۔
یہ بات تو ہم پولیس سے بھی معلوم کر سکتے ہیں۔

ہاں! یہ بات بتا سکتا ہوں میں نے دراصل آپ کے ملک کی سرحد پار
اچھی بات ہے پھول مردہ ہو چکے ہیں اور پتھر زندہ وہ بولا۔.....
کی ہے اور دشمن ملک سے اس طرف آیا ہوں سرحد کے آس پاس تو

کیا مطلب کیا کہا آپ نے؟ آصف نے حیران ہو کر کہا۔
ملٹری نے میرا تعاقب کیا اور جب میں شہری حدود میں داخل ہو گیا تو
پھول مردہ ہو چکے ہیں اور پتھر زندہ۔

وہاں سے پولیس میرے پیچھے لگ گئی اس نے جلدی جلدی بتایا۔

میں نے پہلے ہی کہ دیا تھا کہ آپ ثبوت کو قبول نہیں کریں گے یہی وہ
تو آپ دشمن ملک سے آئے ہیں۔؟

بیوت ہے۔
ہم آپ کے ہاتھ اور پیر باندھ کر کرے میں بند کر دیں گے۔

اوہ..... تو یہ خفیہ جملہ ہے جو آپ کے اور ان کے درمیان طے ہے مم..... مجھے کوئی اعتراض نہیں۔
شکر یہ۔ تینوں ایک ساتھ بولے۔
یہی سمجھ لیں۔

واقعی..... یہ بیوت قابل قبول نہیں فرحت بڑی رائی۔
ایک دوسری صورت بھی ہے۔

وہ کیا۔؟
چند سینٹ بعد ایک بار پھر بھاری قدموں کی آواز گونجی اور پھر انہوں

آپ مجھے اپنی قید میں رکھ لیں جب تک ان سکر کامران صاحب نہ آ
چاہیں پولیس کو کانوں کا ان خبر نہ ہونے دیں کہ میں یہاں ہوں وہ
کہا۔ یہ..... یہ..... دیکھیے سر..... خون کے دھے۔

اوہ..... تو وہ..... یہاں ہے..... ایک چمکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

دوسرے ہی لمحے ان کے دروازے پر ترور دار انداز میں دستک دی گئی
ترکیب بہت اچھی ہے اور ہم اس پر عمل کر سکتے ہیں لیکن آپ کو بھی
ہماری ایک بات ماننا ہوگی۔

اوہ..... یہ گھر تو ان سکر کامران مرزا کا ہے۔.....

جال کا مقابلہ

19 18

جال کا مقابلہ

کے ساتھ اندر کی طرف چلا گیا..... اسی وقت دوبارہ دستک ہوتی
آصف اور آفتاب آگے بڑھے۔

کون ہے؟ آصف بلند آواز میں بولا۔

پولیس..... جلدی دروازہ کھولیے آپ کے گھر میں ایک خطرناک
آدمی آگھا ہے۔

ہمارے گھر میں تو ہمارے ایک مهمان کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے
آفتاب نے دل ہی دل میں مسکرا کر کہا۔
آپ دروازہ تو کھولیے۔

آصف نے چھپنی گردی، فوراً پولیس والے اندر داخل ہو گئے ان کے
ساتھ ایک ملٹری آفیسر بھی تھا.....

آپ نے کیا کہا یہاں ایک مهمان کے علاوہ اور کوئی نہیں آیا ملٹری
آفیسر ان کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔

ملٹری آفیسر

انھوں نے جلدی سے اجنبی کی طرف دیکھا..... اس کی آنکھوں
میں خوف کے سائے مچلتے نظر آئے۔

جلدی کریں..... وہ لوگ آگئے ہیں اس نے گھبرا کر کہا۔

فرحت..... تم انھیں اندر ونی کمرے میں لے جاؤ اور دروازہ اندر
سے بند کر لو خیال رہے تم اس کی طرف بدستور پستول تانے رہو گی۔

گویا بھی تک آپ لوگوں کو میری باتوں پر یقین نہیں آیا نہیں
..... یقین آبھی کس طرح سکتا ہے ابھی ہم نے پولیس کی کہانی تو
سنی ہی نہیں۔

خیر..... میں کیا کر سکتا ہوں اس نے کندھے اچکائے اور پھر فرحت

جی نہیں!

اور وارنٹ آپ کے پاس ہیں نہیں..... لہذا آپ لوگ تلاشی نہیں لیکن..... آپ کے دروازے پر خون کے قطرات موجود ہیں۔ لے سکتے۔

تو پھر کیا ہے۔ تھوڑی دیر پہلے کسی آدمی نے دستک دی تھی ہو سکتا ہے وہ ملٹری آفیسر نے انھیں گھور کر دیکھا پھر سوالیہ انداز میں پولیس اسپکٹر کی خون اس کا ہو۔

اوہ۔ ان کے منہ سے نکلا۔
یہ تھیک کہہ رہے ہیں جناب..... ہم وارنٹ کے بغیر تلاشی نہیں لے سکتے۔
میرا خیال ہے گھر کی تلاشی لے لی جائے ملٹری آفیسر نے کہا۔

یہ۔ یہ اسپکٹر کامران مرزا صاحب کا گھر ہے جناب پولیس اسپکٹر نے لیکن معاملہ بہت اہم نوعیت کا ہے۔ تو کیا ہوا..... قانون تو سب کے لئے برابر ہے آفتاب نے گھبرا کر کہا۔
تو کیا ہوا۔ قانون سب کے لئے برابر ہے۔

بالکل تھیک ہے قانون سب کے لئے برابر ہے اس صورت میں آپ تھیک ہے۔ یہ مکان ہماری نظر وہ میں رہے گا آپ وارنٹ کا انتظام کے پاس تلاشی کے وارثت ہونے چاہیں آصف نے جمل بھسن کر کہا۔ کریں ملٹری آفیسر نے کہا۔

بہت بہتر جناب..... لیکن یہ لوگ جھوٹ نہیں بولتے اگر وہ شخص وارنٹ اوہ.....

جال کا مقابلہ

23 22

جال کا مقابلہ

بماں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

اچھا جناب..... میں جا کر وارثت لاتا ہوں۔

پولیس انسپکٹر جانے کے لئے مژا ہی تھا کہ ملٹری آفیسر کے منہ سے تیز آواز میں نکلا۔

معاملہ کیا ہے جناب..... ارے..... یہ کیا..... یہ دیکھیے۔

پولیس انسپکٹر تیزی سے مڑا ہوں نے دیکھا ملٹری آفیسر کی نظریں فرش معاملہ۔ انسپکٹر کے منہ سے نکلا اور پھر اس نے سوالیہ انداز میں ملٹری پر جمی تھیں اور اس جگہ خون کے چند قطرات موجود تھے.....

یہاں آیا ہوتا تو ضرور بتا دیتے پولیس انسپکٹر نے کہا۔

اس کے باوجود آپ کو وارثت لانا ہوں گا اس طرح میرا اطمینان نہیں ہو گا میرے آفیسر ز مجھے ہرگز معاف نہیں کریں گے اگر میں اس کو نہ کپڑا سکا ملٹری آفیسر بولا۔

معاملہ کیا ہے جناب..... کچھ ہمیں بھی بتا دیں شاید ہم آپ لوگوں کی کچھ مدد کر سکیں۔

آفیسر کی طرف دیکھا۔

ٹھیک ہے بتا دیں..... کوئی حرج نہیں۔

وہ۔ دشمن ملک کا کوئی جاؤس ہے اس نے سرحد پار کی ہے اور ہمارے اب ملٹری آفیسر اور پولیس والوں کی نظریں اس پر جمی تھیں۔

خون کے قطرات اندر بھی موجود ہیں ملٹری آفیسر پر جوش انداز میں فوجیوں کا گھیرا توڑ کر شہری حدود میں گھس آیا ہے۔

اوہ۔ تب تو وہ بہت خطرناک آدمی ہے آفیسبک کے منہ سے نکلا..... بولا.....



جال کا مقابلہ

آپ ان کو پریشان کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔

تب پھر..... اس سے کیا ہوتا ہے آفتاب نے منہ بنا یا۔

وارنٹ ہی لانا ہوں گے یہ لوگ نہیں مانتیں گے ملٹری آفیسر نے

اس سے کچھ ہوتا ہی نہیں ملٹری آفیسر نے اسے گھورا۔

کندھے اچکائے۔

آپ ہی بتادیں اس سے کیا ہوتا ہے۔

خون کے قطرات آپ کے دروازے کے باہر بھی موجود ہیں اور اندر بات دراصل یہ ہے جناب کے اسپکٹر کامران مرزا بہت شہرت کے

بھی ہم جس آدمی کا تعاقب کر رہے ہیں اس کے کندھے میں گولی لگی مالک ہیں۔

میں جانتا ہوں آپ جلدی کریں اور وارنٹ لے آئیں اب مجھے سو

ہے۔ اچھا..... یہ بات ہمیں معلوم نہیں تھی آصف نے جلدی فیصد یقین ہو گیا ہے کہ وہ شخص یہیں ہے۔

بہت بہتر جناب..... مجھے یہی حکم ملا ہے کہ میں آپ کی ہدایات

کے مطابق عمل کروں ورنہ میں آپ کو یہی مشورہ دیتا کہ یہاں وقت

ضائع نہ کریں وہ شخص کہیں دور نہ نکل جائے۔

پرواہ کریں یہ میرا مسئلہ ہے ملٹری آفیسر بولا۔

اوے کسر..... ہم جار ہے ہیں.....

اب تو معلوم ہو گئی..... مہربانی فرمائے جلدی بتائیں..... وہ

شخص کہاں ہے۔

افسوں..... یہاں ہمارے مہمان کے سوا کوئی نہیں ہے۔

تو پھر ہمیں اپنے مہمان سے ملوادیں۔

جال کا مقابلہ

دروازے پر دستک دی فرحت پہلے ہی تیار تھی۔

کیا بات ہے بھجئی کیا آج رات آرام کرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔

دروازہ کھول دو۔ اب آرام ہی کریں گے آفتاب مسکرا یا۔

فرحت نے دروازہ کھول دیا و تو اندر داخل ہو گئے۔ ساتھ ہی

فرحت نے چھپنی لگادی۔

ملٹری آفیسر صحن میں بیٹھا ہے اور پولیس اسپکٹر وارنٹ لینے گیا ہے

آصف نے سرگوشی میں کہا۔

اب..... اب کیا ہو گا۔

خون کے ان قطرات نے کام خراب کر دیا جو گھر کے اندر گر گئے تھے کیا

آپ زخمی ہیں۔؟ آفتاب نے اجنبی کی طرف دیکھا۔

ہاں اس نے صرف سر پلا کر جواب دیا۔

کاش..... آپ پہلے ہی بتا دیتے فرحت نے سرد آہ بھری۔

سب لوگ نہ جائیں..... آپ کے ماتحت یہیں رہیں

..... اور اس مکان کے چاروں طرف نظر رکھیں میں اندر ہی موجود رہوں گا آپ لوگوں کو میرے اندر رہنے پر کوئی اعتراض تو نہیں۔

اعتراض ہونا تو چاہیے لیکن ہم کریں گے نہیں آپ خوشی سے یہاں

ٹھہریں کر سی پر تشریف رکھیں۔

شکریہ! اس نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا.....

اسپکٹر اور اس کے ماتحت چلے گئے اب اندر صرف وہ رہ گیا.....

کیا ہمارے لئے بھجی یہیں ٹھہرے رہنا ضروری ہے سر۔

آصف نے دبے لجے میں کہا۔

نہیں۔ تم لوگ اگر اپنے کمرے میں جا کر آرام کرنا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں اس نے کندھے اچکائے۔

اور پھر دونوں اندر وہی کمرے کی طرف بڑھے آصف نے بند

جال کا مقابلہ

فون کر کے آتا ہوں آصف تے کہا اور چھنی گرانی اور باہر نکل

سوال یہ ہے کہ اب کیا کیا جائے۔

..... آیا.....

باہر وہ وارثت لے آئیں گے اور پھر آپ کو گرفتار کر لیں گے۔

ملٹری آفیسر چونک کر سیدھا ہو گیا..... اس کی نظریں اس پر جم گئیں۔

آپ نے تو کہا تھا کہ آپ کی مرضی کے بغیر گرفتار نہیں کر سکیں گے۔

کیا بات ہے اب آپ باہر کیوں آئے۔؟

باہر ہم نے یہ بات کبھی تھی لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ ساتھ میں کوئی ملٹری

آفیسر بھی ہو گا..... مجھے ذرا اگر سے باہر جانا پڑ گیا ہے ایک ضروری کام سے آپ کو تو کوئی

خیراب بھی فکر کی کوئی بات نہیں ہمیں اپنے

اعتراف نہیں ہو بھی کیسے سکتا ہے آخر کو آپ ہمیں گرفتار نہیں کرنا

دقتر فون کرنا ہو گا..... لیکن مشکل یہ ہے کہ فون صحن میں موجود ہے

یا اب اجان کے کمرے میں اب اگر میں نکل کر امی جان کے کمرے میں

جاوں تو وہ دیکھے لے گا..... پھر نمبر ڈائل کرنے کی آواز بھی وہ

ٹھیک ہے آپ جاسکتے ہیں لیکن باہر جا کر کریں گے کیا؟ اس نے

سن لے گا..... ان حالات میں ہم کیا کریں۔

ظفر یہ انداز میں مسکرا کر کہا۔

باہر سے جا کر فون کر آئیں..... ملٹری آفیسر آپ کو باہر جانے سے تو

بس..... کچھ نہ کچھ تو کروں گا اس سے آپ کو کوئی غرض نہیں ہوئی

نہیں روک سکتا اجنبی بولا۔

چاہیے۔

ہوں..... بھی کرنا ہو گا..... اچھا تم اوگ بیہیں بھبرو..... میں

باہر اصولی بات ہے ٹھیک ہے آپ جاسکتے ہیں۔

آصف دھڑ کتے دل کے ساتھ آگے بڑھا اور دروازے پر پہنچ گیا اس نہیں آپ لوگ مجرم نہیں ہیں۔ لیکن میرے خیال کے مطابق ایک نہیں آپ لوگ مجرم نہیں ہیں۔ لیکن میرے خیال کے مطابق ایک نے دروازہ کھولنا چاہا لیکن کھل نہ سکا اسے باہر سے بند کر دیا گیا تھا عدد مجرم کو پناہ ضرور دے رکھی ہے۔

دستک دینے پر دروازہ کھل گیا اور ایک پولیس والے کی شکل دکھائی دی اس کا انتظام آپ کر چکے ہیں وہ اگر ہمارے گھر میں ہے تو باہر نہیں جا سکتا اور وارنٹ آنے کے بعد آپ گھر کی تلاشی لے یہیں لیں گے لہذا مجھے گھر سے باہر جانا ہے ذرا دیر کے لئے۔

میری نگرانی آپ کس قانون کے تحت کرائیں گے۔

کیوں جناب..... آپ کی اجازت ہے؟ پولیس والے نے قدرے احتیاط کے طور پر۔..... اس نے کہا۔

باند آواز میں پوچھا۔

خیر..... آپ کی مرضی..... مجھے کوئی اعتراض نہیں میں تو ایک ضرورت کے تحت اپنے ایک پڑوٹی کے ہاں جا رہوں اور ہاں ضرور۔..... لیکن تم میں سے ایک ان کے ساتھ جائے گا۔

کیا مطلب۔ آصف اس کی طرف مڑا۔

اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے ملٹری آفیسر مسکرا یا۔

میں پریشان نہیں ہوا لیکن آخران میں سے ایک میرے ساتھ کیوں جائے گا کیا ہم مجرم ہیں۔؟

ہاں بات ٹھیک ہے مجھے اس سے کیا، خیر۔ آپ جائیں اور ہو آئیں

آپ کو اس سے کیا۔

بھی نہیں..... معاملہ کچھ اور ہے۔

پولیس میں آپ سے فاصلے پر ہے گا آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

ٹھیک ہے۔ آجائے..... انہوں نے مرتے ہوئے کہا اسی وقت

شکر یہ! اس نے کہا اور تیز قدم اٹھانے لگا کاشیبل اس کا تعاقب کر ان کی نظر کا نشیبل پر پڑی۔

راہ تھا..... ارے یہ آپ کے پیچھے کون ہے ہائیں کاشیبل.....

پہلے آصف کا پروگرام کسی پبلک فون بوتھ سے بات کرنے کا تھا لیکن جی ہاں..... لیکن یہ میرے ساتھ نہیں ہیں آصف مسکرا یا۔

جب کاشیبل کو نگرانی پر متقرر کر دیا گیا تو وہ پڑوتی کو تکلیف دینے پر مجبور ساتھ نہیں ہیں اور ساتھ نظر بھی آرہے ہیں۔

جی ہاں بس ایسی ہی بات ہے۔ جی ہاں.....

شیخ ایاز کو وہ پہلے بھی اس مقام کی تکلیف دیتے رہتے تھے گھنٹی کے جواب وہ اندر داخل ہوا فون کے پاس پہنچا اور سب انسپکٹر شاہد کے نمبر ڈائل میں انہوں نے ہی دروازہ کھوالا۔

اوہ۔ آصف..... خیر تو ہے۔

بھی..... ذرا ایک فون کروں گا۔

یہ آپ نے ہیلو کو ہالو کب سے کہنا شروع کر دیا انکل؟ کیوں..... آپ کا فون خراب ہو گیا ہے کیا؟

جب سے تم نے رات کے اڑھائی بجے کے بعد فون کرنا شروع کر دیا

شاہد بولا۔

اچھی بات ہے اس نے کہا اور سیور رکھ دیا.....

اوہ..... معاف کیجئے گا انکل میں نے بے وقت آپ کو تکلیف دی
آصف ایا ز شیخ صاحب کا شکریہ ادا کر کے باہر نکل آیا اور اپنے گھر کی
طرف بڑھا کا نشیبل برابر تعاقب میں تھا اسی وقت دوسری طرف سے
اب ذرا جلدی جلدی ساری بات سن لیں۔
اچھا! اس نے کہا۔

پولیس کی جیپ آتی نظر آئی۔
ارے..... یہ لوگ تو آبھی گئے۔

تو آپ کا کیا خیال تھا یہ چوبیس گھنٹے کے بعد آئیں گے کا نشیبل نے
نظریہ لجھے میں کہا۔

ہاں۔ ہمارے ملک کی پولیس کی کار کر دگی تو کچھ ایسی ہی ہے آصف
مسکرا یا۔

کا نشیبل بر اسمانہ بننا کر رہ گیا..... اسی وقت جیپ دروازے پر آ
کر رکی اور انسپکٹر نیچے اتر اپھر اس کی نظر آصف پر پڑی۔
یہ کیا..... آپ تو گھر سے باہر پھر رہے ہیں۔

ظاہر ہے۔ ہم کیا چاہیں گے وہ لوگ اجنبی کو گرفتار کر کے لے جانا
چاہتے ہیں جب کہ ہم ایسا نہیں چاہتے۔

لیکن میں اس سلسلے میں کیا کر سکوں گا شاہد نے کہا۔
کچھ تو کچھ کرنا ہو گا۔

اچھی بات ہے میں پہنچ رہا ہوں۔
وارث سے پہلے آنے کی کوشش کیجئے گا۔

تو کیا ہوا۔ آپ کے ملٹری آفیسر تو اندر ہی ہیں۔
اوہ انھوں نے خود آپ کو باہر آنے کی اجازت دی اسکپر کے لجھ میں موجود ہے۔
حیرت تھی۔
جی ہاں! اس لئے کہ اجازت لینا ہمارے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔
اسکپر بڑا بڑا تھے ہوئے اندر داخل ہوا آصف بھی فوراً اندر گھس گیا۔
اوہ آپ آگئے ملٹری آفیسر اسکپر کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔
میں بھی آگیا جناہ۔ آصف بولا۔
یہ حضرت کہاں گئے تھے؟
کسی کوفون کرنے گئے ہوں گے آپ تلاشی کے وارنٹ لے آئے یا
نہیں۔
جی ہاں! لیکن مشکل سے ملے ہیں۔
تو پھر تم اپنا خصوصی اجازت نامہ کام میں لانے گے..... آفتاب
تو پھر وارنٹ انھیں دکھادیں اور جلدی جلدی پورے مکان کی تلاشی
نے بھنا کر کہا۔

نے سرگوشی کی۔

اچھی بات ہے۔

آخرینوں پاہر نکلے۔

ہاں یہ تھیک رہے گا۔ فرحت بولی۔

لیکن ابھی ان کو تلاشی لینے میں بھی کچھ وقت ضائع کرنے دو۔ میں

انکل شاہد کوفون کر آیا ہوں اور وہ آر ہے ہیں آصف نے کہا۔

ہوں۔ تھیک ہے۔

کیوں نہ ہم انھیں کپڑوں کی الماری میں چھپا دیں شاید وہ لوگ

الماری کی طرف توجہ نہ دیں۔

ہاں یہ بات تھیک رہے گی۔

تھیک ہے جناب وارثت بالکل اصلی ہے آپ تلاشی لے سکتے ہیں

سامنے والے کمرے میں میری امی جان ہیں جب آپ باقی کروں

کی تلاشی لے چکیں گے تو پھر ہم انھیں بر قعہ پہنا کر کمرے سے آپ

کے سامنے نکال لیں گے آس کمرے کی بھی تلاشی لے لیجئے گا۔

اس کمرے میں کپڑوں کی بڑی الماری تھی اس میں بہت سے کپڑے

ہوں تھیک ہے ملٹری آفیسر بولا۔

لیکر ہے تھے اجنبی کو ان کپڑوں کے پیچھے کھڑا کر دیا گیا دروازہ تھوڑا

سماں کھلا رہنے دیا اگر مکمل بند کر دیا جاتا تو پھر ضرور اسے کھوں کر دیکھا

جاتا.....

قریب آ کر کہا۔

نہیں جناب۔ اندر کوئی نہیں ہے۔

آپ اس طرح کھڑے ہو جائیں جیسے کوئی سوت لیکا ہوا ہو فرحت

اوہ..... کمال ہے مجھے تو پوری طرح یقین تھا کہ وہ اندر موجود ہے جی ہاں..... ہے۔

کیا آپ اچھی طرح اپنا اطمینان کر چکے ہیں ملٹری آفیسر نے افسوس تو پھر جواب دیں کیا ہے۔ زدہ انداز میں کہا۔

یہ کہ خون کے قطرے کسی چڑیاں وغیرہ کے بھی ہو سکتے ہیں اور پر دیکھیے

چھپت میں چڑیوں نے گھونسا بنا�ا ہوا ہے..... شاید کوئی چڑیا زخمی ہو گئی ہو..... آپ اس خون کا نمونہ حاصل کر لیں بے شک۔

یہ بھی ٹھیک رہے گا ملٹری آفیسر نے کہا۔

ایک ششی کے نکارے پر خون کے ان قطرات کا نمونہ لے لیا جائے ان سپکٹر نے اپنے ایک ماتحت سے کہا۔

میں اسی وقت دروازے کی گھنٹی بجی وہ چونک گئے۔

یہ کون آگیا ملٹری آفیسر بولا۔

پپ..... پتا نہیں جناب..... اس وقت کون آگیا ویسے آنے کو تو آپ لوگ بھی آہی گئے ہیں آفتاب گھبرا کر بولا۔

باں جناب۔ ہم پوری طرح دیکھ چکے ہیں۔

تب پھر مجھے اجازت دیں۔

یعنی آپ تشریف لے چار ہے ہیں ان سپکٹر نے کہا۔

نہیں میں بھی اس مکان کی تلاشی لینا چاہتا ہوں۔

ضرور جناب ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

اب ملٹری آفیسر نے ایک ایک کرہ دیکھا اور مایوس ہو کر باہر نکل آیا۔

آپ ٹھیک کہتے تھے وہ تو واقعی یہاں نہیں ہے لیکن حیرت بے خون

کے قطرات پھر یہاں کیسے آگئے تھے ان میں سے تو کوئی زخمی بھی نہیں ہے کیوں بھئی۔ اس بات کا آپ لوگوں کے پاس کوئی جواب ہے۔

لگا..... پولیس والے اس کے پیچھے چلے اچانک ملٹری آفیسر ان کی طرف مڑا انہوں نے دیکھا اس کے چہرے پر گہری طنز مجری مسکراہٹ تھی.....

کیا خیال ہے جناب..... تم ذرا آنے والے کو دیکھ لیں۔
ضرور..... کیوں نہیں
آصف دروازے پر گیا اور شاہد کو لے کر اندر آگیا.....
یہ کون ہیں؟ ملٹری آفیسر نے کہا۔

یہ محکمہ سرانی کے سب انسپکٹر شاہد صاحب ہیں۔ تو تم نے انہیں فون کیا تھا۔

دیواروں کے کان

کیوں جناب خیر تو ہے، اب کیا ہوا؟ آصف نے حیرت زدہ انداز میں کہا۔

تم لوگ ایک بات بھول گئے۔

کون سی بات؟ آفتاب کے منہ سے نکلا۔
مہماں والی بات ملٹری آفیسر مسکرا یا۔

جی باں، اور کس کو کرتے لے دے کر انہی کو کر سکتے تھے۔
اچھا بھی اب ہم چلتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہم اپنی تلاشی میں بری طرح ناکام ہو گئے ہیں ملٹری آفیسر نے بجھے بجھے انداز میں کہا۔
آپ فکرنا کریں جناب۔ ہم اس کی تلاش جاری رکھیں گے انسپکٹر بولا۔

ملٹری آفیسر بیرونی دروازے کی طرف قدم اٹھانے

جال کا مقابلہ

45 44

جال کا مقابلہ

مہمان والی بات کیا مطلب۔؟ فرحت پوئی۔
وہ انھیں جاتے ہوئے دیکھتے رہے پھر آصف نے اٹھ کر دروازہ اندر
تم لوگوں نے بتایا تھا کہ گھر میں ایک مہمان بھی موجود ہے میں یہ
سے بند کر لیا۔
پوچھنا چاہتا ہوں وہ مہمان کہاں ہے ہم تو پورے گھر کی تلاشی لے
اللہ کا شکر ہے یہ بالا توٹلی۔
چکے ہیں وہ مہمان تو ہمیں کہیں نظر نہیں آیا۔.....
میشوں چکرا کر رہ گئے، پھر آصف بولا۔
باں وہ مہمان دیکھیے جناب اگر مہمان رات کسی وقت رخصت ہو گیا ہو ارے شاہد کے منہ سے نکا۔
تو ہمیں تو اس کی خبر نہیں ہو سکتی تھی کیوں کہ ہم جلد سو جانے کے عادی
ہیں رات گئے تک نہیں جا گتے ہمارے انکل بھی گھر میں موجود نہیں
ہیں اس وقت جب کہ رات سونے سے پہلے وہ گھر میں ہی موجود
تھے۔
ہوں شاید یہی بات ہے آؤ بھی چلیں اس نے کہا اور جانے کے لئے
لیکن الماری میں سے اجنبی نکتہ نظر نہ آیا اس پر انھیں حیرت ہوئی
مزگیا۔.....
اوہ آصف بولا۔

کیا بات ہے الماری آپ کو بہت زیادہ پسند تو نہیں آگئی اب آپ باہر کیا کہا۔ باور پچی خانے میں لیکن باور پچی خانے کا دروازہ تو شروع آسکتے ہیں وہ لوگ جا چکے ہیں۔

وہ اب بھی نہ نکا چاروں جلدی سے الماری کی طرف لپکے اور الماری کے پٹ پورے کھول ڈالے دوسرے لمحہ وہ حیران لکھرے رہ گئے اجنبی اندر نہیں تھا۔

ہاں اس لئے تو انہوں نے اس میں جھانا کا تک نہیں میں نظر بچا کر اپنے کمرے سے نکل کر اس کمرے میں آگئی تھی اور پھر انہیں الماری سے نکال کر باور پچی خانے میں چلے جانے کا اشارہ کیا تھا انہوں نے بھی بہت پھرتی دکھائی اور جوں ہی ایک موقع پر ملٹری آفیسر کا منہ دوسرا طرف ہوا وہ باور پچی خانے میں رینگ گئے ایسے ہی ایک دوسرے موقع پر میں واپس اپنے کمرے میں آگئی۔

اوہ لیکن وہ باور پچی خانے میں کہاچھپے ہوں گے۔

برتنوں کی الماری کے پیچھے ایک آدمی کے چھپتے کی وہاں بہت اچھی جگہ ہے۔

ویری گذ۔ مزا آگیا آئیے انکل ذرا باور پچی خانے کی سیر ہو جائے۔

یہ حضرت کہاں چلے گئے آصف کے منہ سے نکلا۔

کہیں ان لوگوں میں گھل مل کر باہر تو نہیں نکل گئے۔

ارے بھائی..... اجنبی صاحب..... آپ کہاں ہیں؟ آفتاب نے بانک لگائی اسی وقت دروازے پر کٹھکا ہوا وہ ایک ساتھ ادھر مڑے.....

وہاں بیگم کامران مرزا لکھری مسکراہی تھیں۔

وہ باور پچی خانے میں ہیں وہ بولیں۔

ضرورت تو محسوس نہیں کر رہے۔؟

میری وجہ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں تین دن تک بھوکا رہ سکتا ہوں۔

لیکن جب گھر میں ہر چیز موجود ہو تو پھر آدمی کیوں بھوکا رہے اگر جان
ہاں خیال تو یہی ہے اب آپ پھر صحن میں آ جائیں.....اوہ ہمیں

مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ اسپکٹر صاحب کیاں چلے گئے اجنبی تے
جلدی سے کہا۔

میں ابھی تیار کر کے لاتی ہوں۔

ربنے دیں محترمہ۔ اس کی ضرورت نہیں۔

کوئی بات نہیں جناب آپ کے چہرے پر بھوک اور پیاس کے آثار
صاف نظر آ رہے ہیں۔

کیا اسپکٹر صاحب پہلے بھی اسی طرح کہیں چلے جاتے ہیں؟ ہاں اکثر

پانچو بار پھر چی خانے میں داخل ہوئے۔

بس بھی۔ بہت چھپ چکے اب باہر آ جائیں آصف یو لا۔
دوسرے ہی لمحے اجنبی نکتا نظر آیا۔.....

تو وہ لوگ واقعی جا چکے ہیں۔

مہمان کے لئے کچھ تیار کریں آفتاب یو لا۔

مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ اسپکٹر صاحب کیاں چلے گئے اجنبی تے
جلدی سے کہا۔

انتظار کرنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے آفتاب نے گھبرا کر کہا۔

لیکن کیا کیا جائے۔ اسپکٹر صاحب کا انتظار تو کرنا ہی ہو گا۔

آپ ہمیں کیوں ساری بات نہیں بتادیتے۔
افسوں نہیں ہو سکتا۔

جیسے آپ کی مرضی، ہم کیا کر سکتے ہیں آپ کھانے یا چائے کی

جال کا مقابلہ

51 50

جال کا مقابلہ

پوچھا۔

باں یہی بات ہے۔

پا لکل ملی تھی..... کیا آپ نے ونہاس کی سرحد عبور کی ہے۔؟
نہیں شارجہ تان کی۔

اور خبر کیا لائے ہیں آصف نے یک دم کہا۔

انہی بھر پور انداز میں مسکرا یا اور پھر اس نے کہا۔
میں اتنا بچ نہیں ہوں۔

باں..... بچے نظر تو خیر نہیں آ رہے ہیں آفتاب مسکرا یا۔

جب تک میں خود نہ چاہوں گا اس وقت تک نہیں بتاؤں گا اور میں
صرف اسی وقت بتا سکتا ہوں جب مجھے اپنی زندگی کی ایک سو فیصد
امید نہ رہ جائے اور ان سپتھ صاحب کے آنے کی بھی ایک فی صد امید
باتی نہ رہ جائے۔

کوئی اطلاع ملتے ہی چلے جاتے ہیں آصف نے کہا۔

اور رات بھی انھیں کوئی اطلاع ملی تھی۔؟

پا لکل ملی تھی..... کسی کافون آیا تھا اور وہ کچھ بتائے بغیر گھر سے
چلے گئے تھے میں نے اٹھ کر دروازہ اندر سے بند کیا تھا بیگم کا مران
مرزا نے بتایا۔

آپ نے اب تک اپنا نام نہیں بتایا جناب، آصف کو اچانک خیال
آیا۔

مم..... میرا نام..... ہاں ضرور..... کیوں نہیں..... میں
کو بات ہوں۔

آپ دشمن ملک میں کیا فرانس انعام دیتے ہیں فرحت بول اٹھی۔
وہی فرانس جو دشمن ملک میں غیر ملکی جاسوس دیتے ہیں تو آپ
ہمارے دشمن ملک میں ہمارے ملک کے جاسوس ہیں؟ شاہد نے

ارے ان کے متھے سے ایک ساتھ انکا۔

باں وہ ان دنوں یورپ میں سراغ رسانی کی تعلیم حاصل کر رہے تھے

لیکن پھر آپ ہمارے ملک کے جاسوس کس طرح بن گئے؟ انپکٹر

صاحب تو تعلیم مکمل کر کے ادھر آگئے اوھر میں بے رو زگار پھر تارہا

جاسوس۔..... یہ ایک لمبی کہانی ہے مختصر طور پر بتائے دیتا ہوں

آخر میں نے انپکٹر صاحب کو ایک خط کے ذریعے اپنی پریشانیوں سے آگاہ کیا انہوں نے مجھے ایک دوست کے پاس جانے کی ہدایت

کی میں ان کی دوست سے ملا اس نے مجھے تربیت دی اور پھر ایک دن

انپکٹر صاحب کو خط لکھا کہ میں اب بالکل تیار ہوں چند دن بعد انپکٹر

صاحب کی ہدایات اور تقدیر قم مجھے مل گئی اب مجھے شارجستان جا کر رہنا

تھا وہاں آپ کے ملک کے جاسوسوں کے ایک انچارج بھی رہتے

ہیں میں نے وہاں پہنچ کر ان سے ملاقات کی اور انہوں نے مجھے میری

ذیوٹی بتا دی..... یہ دس سال پہلے کی باتیں ہیں گویا مجھے وہاں

شکر یہ مسٹر کوہاٹ۔ آپ بہت پختہ آدمی ہیں آپ ہمارے ملک کے تو نہیں لگتے۔

نہیں میں یورپ کا رہنے والا ہوں۔

حیرت ہے پھر آپ ہمارے ملک کے جاسوس کی طرح بن گئے۔

آخر میں نے انپکٹر صاحب کو ایک شخص کی مہربانی سے میں مسلمان ہو گیا

کہ میں پہلے عیسائی تھا پھر ایک شخص کی مہربانی سے میں مسلمان ہو گیا

..... دراصل اس تے میری چند عیسائی غنڈوں سے جان بچانی تھی

اور وہ مسلمان تھا میں نے اس سے ملاقاتیں جاری رکھیں اور

نتیجہ یہ نکلا کہ میں مسلمان ہو گیا۔

وہ تھا کون..... آپ نے یہ نہیں بتایا فرحت نے بے چین ہو کر کہا۔

انپکٹر کامران مرزا۔ وہ مسکرا یا۔

رہتے ہوئے دس سال ہو گئے ہیں اور یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے واپس کوئی بات نہیں..... اب ہم کچھ نہیں پوچھیں گے آصف جلدی آن پڑا.....

شکریہ..... مجھے آپ سے امید بھی یہی ہے اس نے مسکرا کر کہا۔.....

ایا جان کو بھی آج ہی کہیں جانا تھا آفتاب نے سرداہ بھرمی.....
کوئی بات نہیں آہی جائیں گے..... آخر کب تک گھر سے باہر ہیں گے۔

میں تو یہی کہوں گا کہ آپ کو پیغام نہیں بتا دینا چاہیے وہ بالکل محفوظ نہیں..... دراصل ہم لوگوں کو ادکامات کی حرفاں بحر قمیل رہے گا اور ہم اسے انتہائی ذمے دار آدمیوں تک پہنچا دیں گے شاہد کرنا پڑتی ہے اگرچہ میں جانتا ہوں کہ آپ لوگوں کو تمام بات بتانے نے نرم آواز میں کہا۔

نہیں جتنا ب..... یہ نہیں ہو سکتا آپ کو شاید معلوم نہیں دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں سامنے نے اب ایسے آلات ایجاد کرنے سکتا۔

کوئی بات نہیں پہلا موقع ہے کہ مجھے واپس سے بولا۔

مجبورأی حکم کی قمیل میں۔؟

حکم کی قمیل میں انچارج نے حکم دیا تھا کوہاٹ نے بتایا.....
ہوں تب تو کوئی بہت ضرورتی پیغام ہو گا جو آپ ایا جان کے لئے لائے ہوں گے۔

جی ہاں۔ اس میں شک نہیں کہ پیغام بہت اہم نوعیت کا ہے۔

اور وہ اہم پیغام آپ ہمیں نہیں بتائیں گے۔

نہیں..... دراصل ہم لوگوں کو ادکامات کی حرفاں بحر قمیل میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن افسوس ہدایات کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

ہیں کہ یہاں نہ ہوتے ہوئے بھی یہاں ہوتے والی گفتگو صاف سنی
ان کی نظر میں ستون پر جم گئیں، وہاں سیاہ رنگ کا ایک بٹن ساچپا ہوا
چاہکتی ہے۔

تحاں بٹن کو دیکھ کر ان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئیں۔
ہاں یہ تو خیرخیک ہے واقعی دیواروں کے بھی کان ہوتے اور اس دور
اس..... اس کا مطلب ہے ہماری گفتگو باہر سی جا چکی ہے اور یہ
سیاہ رنگ کا بٹن تمہارا لہ وہ ملٹری آفیسر یہاں لگا گئے ہیں۔

ہاں اس کے علاوہ کیا کہا جا سکتا ہے شاہد بڑبڑا نے کے انداز میں
ہوں..... اللہ اپنا حرم فرمائے، مجھے تو دیواروں کے کانوں سے
بہت ڈر لئے لگا ہے آفتاب کا نپ گیا۔

ارے..... یہ کیا..... یہ..... یہ رہے کان۔ فرحت بری طرح
چلا آئی.....
لیکن اس میں خوف زدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے ہم نے کوئی جرم
نہیں کیا فرحت بولی۔

لیکن یہ لوگ پریشان تو کر رہی سکتے ہیں شاہد نے پریشان ہو کر کہا۔
نہیں..... ہم اپنا خصوصی اجازت نامہ کام میں لائیں گے۔

گویا..... ہمیں ایک بار پھر ان کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جانا
چاہیے کاش اس بٹن پر میری نظر پہلے ہی پڑ گئی ہوتی ہم ان کو اس بات
میں غلط نہیں کہ رہی یہ رہے کان، اس نے ایک ستون کی
طرف اشارہ کیا۔

کی ہوا تک نہ لگنے دیتے کہ جبھی یہیں رہیں فرحت نے حسرت زدہ عین اسی وقت بیردنی دروازے پر زور دار دستک ہوئی..... اندراز میں کہا۔



تیسرا بات

تمہاری نظر تو ہمیشہ ہی دیر سے پڑتی ہے آفتاب جل بھن کر بولا۔ یہ سراسرا ازام ہے فرحت نے بھی بھنا کر کہا۔

آپس میں نہ لڑ پڑنا شاید کوئی ہولناک لڑائی پہلے ہی پرتوں پکی ہے شاہد بولا۔ لواب لڑائیاں بھی پرتوں نے لگیں آصف بولا۔

یہ..... یہ آپ کس قسم کی باتیں کرنے لگے کوہاٹ نے گھبرا کر کہا۔ آپ کو پریشان ہونے یا گھرانے کی ضرورت نہیں اس قسم کی باتیں

..... ہمارا کھانا، پینا، اور چننا اور بچھونا ہیں آفتاب شوخ اندراز میں مسکرا یا.....

جی کیا فرمایا..... میں سمجھا نہیں کوہاٹ کے لمحے میں بلا کی حیرت تھی

ان کی نظریں دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔.....
اب کیا کریں انکل۔?
اس کے سوا کیا کر سکتے ہیں کہ دروازہ کھول دیں شاہد نے کندھے
اچکائے۔.....
جی نہیں..... ہم دروازہ نہیں کھولیں گے بلکہ ہم آئی جی صاحب کو
فون کریں گے۔

ہاں یہ بہت مناسب رہے گا آفتاب نے کہا اور فون کی طرف پکا
جلدی جلدی اس نے آئی جی صاحب کے نمبر ملائے اور سلسلہ ملنے پر

جال کا مقابلہ

61 60

جال کا مقابلہ

بہت خوب دوسری طرف سے کہا گیا۔ آفتاب رسیور رکھ کر ان کی
بوالا۔

ہم سن چکے ہیں آواب دروازے پر چلیں۔

وہ فوراً دروازے پر پہنچے وہاں اس وقت تک تین بار دستک دی جا چکی
تھی۔

لگ ک۔ کون ہے دروازے پر؟

یہ ہم ہیں۔ دروازہ کھولیں ملنگی آفیسر کی آواز سنائی دی، اب کیا ہوا
جناب؟

مفرور جاسوس آپ کے گھر کے اندر ہی ہے آپ لوگوں نے ہمیں دھوکا
دیا ہے اور اب آئی جی صاحب کو فون کیا ہے لیکن آئی جی صاحب بھی
ہمارے راستے میں نہیں آسکتے ہمارے پاس بھی کمانڈر رانچیف کی
ہدایت موجود ہیں باہر سے غرائی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

میں آفتاب بول رہا ہوں انکل۔ ابا جان رات سے غائب ہیں کوئی
فون آیا تھا..... سنتے ہی چلے گئے۔

تو پھر کیا ہوا ہی ان کے لئے کوئی نئی بات تو نہیں جی ہاں آپ ٹھیک
کہتے ہیں لیکن یہاں ایک خاص بات ہو گئی ہے۔
کیا مطلب؟

سینے۔ میں بتاتا ہوں وقت بہت نازک ہے یہ کہہ کر اس نے جلدی
جلدی ساری تفصیل دھرا دی۔

اوہ..... اچھا..... تم فکر نہ کرو۔ میں پہنچ رہا ہوں کسی طرح
میرے آنے تک انھیں گھر میں داخل تھے ہونے دینا۔
بے فکر ہیں۔ وہ آپ کے آنے تک گھر میں داخل نہیں ہو سکیں گے
آفتاب نے کہا۔

لل.....لیکن جناب.....ہمارے پاس صدر مملکت کی
کون تی بات اچھی نہیں ہوگی.....بلشی آفیسر بولا۔
بدایات موجود ہیں۔ کیا خیال ہے.....پہلے بدایات کا بدایات یعنی.....یعنی دروازہ توڑنے اولی۔
سے مقابلہ نہ کر لیا جائے ویسے یہ اپنی طرف کا ایک انوکھا مقابلہ ہو تو پھر.....خود ہی دروازہ کھول دیں۔
یہ کیسے ہو سکتا ہے ویسے آپ اطمینان رکھیں.....اجنبی کوئی غیر ملکی
پتا نہیں.....میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ اجنبی کو ہمارے حوالے کر جاؤں نہیں ہے۔ یہ ہمارے ملک کے جاؤں ہیں اور کسی برے
دیس اسی میں آپ لوگوں کی بہتری ہے۔
ہم نے آئی جی صاحب کو فون کیا ہے ان کے آنے تک انتظار کریں میں جانتا ہوں اس نے کیا کہانی سنائی ہے یہ شخص کہانیاں بنانے اور
وہی فیصلہ کریں گے کہ اجنبی کو آپ کے حوالے کیا جائے یا نہ ستانے میں ماہر ہوتے ہیں۔
کیا جائے۔
اے کیا یہ کوئی جاؤں مصنف ہے۔؟
افسوں میں ان کا انتظار کا پابند نہیں ہوں ان پکڑ صاحب۔ دروازہ توڑ نہیں۔ اس قسم کے لوگ کہانیاں گھرنے کے ماہر ہوتے ہیں
اس کام میں کوئی مصنف بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔
اے اے۔ یہ کیا دیکھیے جناب یہ کوئی اچھی بات نہیں ہوگی۔ اور ان کے منہ سے نکلا۔

خیردار۔ اقصان کی ذمے داری..... آپ لوگوں پر ہو گی میرے

والد صاحب نے بہت خوب صورت دروازے لگوائے ہیں آفتاب
چلا یا۔

دیکھ کیا رہے ہو۔ دروازہ توڑ دو ملٹری آفیسر نے چلا کر کہا۔

اور دروازے پر دھڑا دھڑا ہونے لگی انہوں نے سوالیہ نظروں سے ایک
دوسرے کو دیکھا۔

اب کیا کیا جائے۔

پکھ کرنے سے پہلے وہ بٹن نوچ کر آگ میں ڈال دو شاہد نے منہ
میں کیوں کھاؤ۔ مجھے تو اس شخص کو گرفتار کر کے کھانڈر

انچیف کے سامنے پیش کرنا ہے اسپتہ صاحب مہربانی فرمایا کر دروازہ
بنایا۔

ارے ہاں، ورنہ تم جو کچھ بھی یات چیت کریں گے۔ وہ سن
لیں گے۔

بہت بہتر۔ اگر آپ کا حکم یہی ہے تو میں ابھی تزوادیتا ہوں چلو بھی
پل پڑو۔ دروازے پر۔

یہ..... یہ غلط کہہ رہے ہیں کوہاٹ جلدی سے بولا۔

میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس شخص کی آج سے پہلے کبھی اسپتہ
کامران مرزا سے ملاقات نہیں ہوئی۔

نن..... نہیں..... یہ نہیں ہو سکتا۔

گویا تمہیں اس کی کہانی پر یقین آ گیا ہے۔
پاں بھی بات ہے آصف بولا۔

اور یہی تم لوگوں کی سب سے بڑی غلطی ہے لیکن اس غلطی کا اقصان

میں کیوں کھاؤ۔ مجھے تو اس شخص کو گرفتار کر کے کھانڈر
انچیف کے سامنے پیش کرنا ہے اسپتہ صاحب مہربانی فرمایا کر دروازہ

تزوادیں۔

بہت بہتر۔ اگر آپ کا حکم یہی ہے تو میں ابھی تزوادیتا ہوں چلو بھی
پل پڑو۔ دروازے پر۔

اس پر رکھ دیا آن کی آن میں اس نے آگ پکڑ لی اور راکھ ہو گیا۔
چلو اس کی طرف سے تو مل گئی نجات، اب سوال یہ ہے کہ آئی جی
صاحب کے آنے سے پہلے مسٹر کوہاٹ کی حفاظت کس طرح کی
جائے دروازہ تو ایک دو منٹ میں ٹوٹ جائے گا۔
آصف نے کہا۔
فرحت ہی کچھ بتائے گی۔

شاید میری عقل نہیں.....ٹھیک ہے وہ جلدی سے بولی کیا ٹھیک
ہے۔؟

کے بعد غسل خانے کا دروازہ توڑنا پڑے گا اور ہمیں کچھ وقت مل
چائے گا۔
اچھی بات ہے میں یہی کیے لیتا ہوں۔
اور بہتر تو یہی تھا کہ آپ ہمیں بتادیتے چکر کیا ہے اس کی صرف ایک
ہی صورت ممکن ہے یہ کہ مجھے اپنی موت کا یقین ہو جائے.....اور
بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آئے۔
اچھا جیسے آپ کی مرضی۔ اب آپ دیر نہ کریں.....صدر
دروازہ اب کوئی دم کا مہمان تھا۔

مسٹر کوہاٹ آپ سامنے والے کمرے میں داخل ہو جائیں اور اسے
اندر سے بند کر لیں۔ اس کمرے میں یا تھر روم ہے آپ کمرے میں
بھی نہ ٹھیریں بلکہ با تھر روم میں گھس جائیں اور اسے بھی بند کر لیں
اس طرح ان لوگوں کو صدر دروازے کے بعد اس کمرے کا اور کمرے
کا نشیبل اپنے ہی زور میں اندر کی طرف آ کر گرے اور ان کے بعد

پڑھی چکا ہوگا، اس کے بعد کہانی کا گھر لینا اس کے لئے کیا مشکل ہو گا۔

اوہ ان کے منہ سے ایک ساتھ انکا۔

شاید..... اب آپ کو میری باتوں پر یقین آ رہا ہے۔

کسی حد تک لیکن اس کے باوجود ہم یہ پسند نہیں کریں گے کہ آپ ان کو لے جائیں۔

میرے راستے میں آنے کی کوشش نہ کرنا ورنہ نتیجہ خطرناک ہوگا جلدی بتاؤ کہاں ہے وہ؟

سامنے والے کمرے میں..... انہوں نے اندر داخل ہونے کے تمہارے ساتھ ساتھ اس کی کہانی میں بھی سن چکا ہوں، اور تم لوگوں کو بعد دروازہ اندر سے بند کر لیا ہے آفتاب مسکرا یا۔

اوہ..... تو اب ہمیں یہ دروازہ بھی توڑنا ہو گا ملٹری آفیسر نے بھنا بتا چکا ہوں کہ اس قسم کے لوگ کہانیاں گھر نے کے بہت ماہر ہوتے کر کہا۔

ملٹری آفیسر اور پولیس انسپکٹر اندر داخل ہو گئے.....
کہاں ہے وہ غیر ملکی جاسوس؟ ملٹری آفیسر گر جا۔
آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے جناب۔

غلط فہمی..... کیسی غلط فہمی..... مجھے کیوں ہوتی غلط فہمی

آپ کو ہوئی ہو گی غلط فہمی اس نے جھلانے ہوئے انداز میں کسی حد تک لیکن اس کے باوجود ہم یہ پسند نہیں کریں گے کہ آپ ان کہا۔

آپ آپ کا ارادہ غلط فہمی کی گردان کرنے کا تو نہیں نہیں غیر ملکی جاسوس کہاں ہے۔

وہ غیر ملکی جاسوس نہیں ہے۔

بعد دروازہ اندر سے بند کر لیا ہے آفتاب مسکرا یا۔ اوہ..... تو اب ہمیں یہ دروازہ بھی توڑنا ہو گا ملٹری آفیسر نے بھنا بتا چکا ہوں کہ اس قسم کے لوگ کہانیاں گھر نے کے بہت ماہر ہوتے کر کہا۔

ہیں..... دروازے پر نیم پلیٹ پر انسپکٹر کا مردانہ نام وہ

جال کا مقابلہ

71 70

جال کا مقابلہ

جی باں! مجبوری ہے۔

تم اوگ اچھا نہیں کر رہے بعد میں افسوس کرنا پڑے گا وہ گر جا۔

آخر تین منٹ بعد وہ دروازہ بھی ٹوٹ کر دوسری طرف جا گرا، اور وہ سک..... کر لیں گے جناب۔ اگر ہماری قسمت میں یہ ہے تو یہی اندر داخل ہو گئے ساتھ ہی ملٹری آفیسر چلا اٹھا۔

ارے..... یہ کیا..... وہ یہاں بھی نہیں ہے۔

تم اوگ بھی عجیب ہو..... اس کی کہانی پر یقین کر بیٹھے اور میرمی بات پر ذرا اعتماد نہیں کر رہے۔

ہم آپ کی بات پر بھی یقین کر رہے ہیں لیکن کیا کریں مجبور ہیں کسی فیصلے پر نہیں پہنچ رہے۔

انسپکٹر صاحب۔ یہ دروازہ بھی تڑاوائیے ملٹری آفیسر نے تھکے تھکے انداز میں کہا۔

انسپکٹر نے کاشیبلوں کو اشارہ کیا انہوں نے اپنا کام شروع کر دیا

ایک بار پھر دھڑکا دھڑکا ہونے لگی..... انہوں نے بے تابانہ اس قدر بلند آواز میں بات نہ کریں جتاب ہمارے دل بہت کمزور

انداز میں گھریلوں کی طرف دیکھا.....

آخر تین منٹ بعد وہ دروازہ بھی ٹوٹ کر دوسری طرف جا گرا، اور وہ

سک..... کر لیں گے جناب۔ اگر ہماری قسمت میں یہ ہے تو یہی

کیے ہو سکتا ہے اور کہیں وہ جادو کے زور سے بھی نہ بن گئے ہوں

آفتاب نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

یہ کیا مذاق ہے میں بہت سنجیدہ ہوں ملٹری آفیسر گر جا۔

اوہ..... پہلے کیوں نہ بتا دیا..... خیر..... ہمارا خیال ہے

وہ اس غسل خانے میں ہیں۔

کیا!! ملٹری آفیسر چلا اٹھا۔

اس قدر بلند آواز میں بات نہ کریں جتاب ہمارے دل بہت کمزور

دروازے پر زور دار ٹکر لگنے کی آواز سنائی دی ادھروں چاروں صدر

انسپکٹر صاحب، آپ دیکھ رہے ہیں ملٹری آفیسر اس کی طرف مڑا۔

دروازے پر پہنچ گئے اور آئی جی صاحب کو اندر لے آئے۔
وہ لوگ ابھی اجنبی تک پہنچ تو نہیں آئی جی صاحب نے جلدی سے

پوچھا۔

نج..... جی بہتر..... اس وقت تک تو کامیابی ہمارے قدم چوم رہی ہے
جی نہیں.....

آفتاب نے چک کر کہا۔

بہت خوب..... مجھے تم سے یہی امید تھی انہوں نے کہا اور تیزی
ٹکرانے لگے۔

انہوں نے بے چین ہو کر ایک پار پھر گھریوں کی طرف دیکھا یعنی اسی
سے آگے بڑھے اور پھر اس کمرے کے دروازے تک پہنچ گئے جس
میں دھینگا مشتی ہو رہی تھی۔

ایک منٹ..... یہ کیا ہو رہا ہے آئی جی صاحب نے گرج دار آواز
میں کہا۔

میرے پاس اس شخص کی گرفتاری کے لئے کمانڈر انجیف کا حکم موجود

ہیں کہیں دھڑکنا نہ بھول جائیں۔

نج..... جی ہاں..... بالکل۔ وہ ہٹکا ایسا۔

تو پھر توڑیے تیسرا دروازہ۔

نج..... جی بہتر..... اس نے کہا اور کانٹیبلوں کو اشارہ کیا وہ

تلہما اٹھے لیکن مجبور تھے اس لئے آگے بڑھے اور دروازے سے

ٹکرانے لگے۔

انہوں نے بے چین ہو کر ایک پار پھر گھریوں کی طرف دیکھا یعنی اسی
وقت جیپ رکتے کی آواز آئی۔

آئی جی صاحب آگئے وہ ایک ساتھ چلا اٹھے اور پھر چاروں باہر کی
طرف دوڑ پڑے۔

جلدی کرو، ملٹری آفیسر گر جا۔

جی کیا فرمایا..... جاکر لے آؤ۔

آپ کو یہ حکم لے کر ہمارے پاس آنا چاہیے تھا آئی جی صاحب بولے باں! جاکر لے آئیں۔

میں نے یہی کیا تھا زدیک تین پولیس اسٹیشن پر پہنچا تھا ثبوت آپ اوکے سر۔ اس نے کہا اور ایڑیاں بجا تا چلا گیا کہاں ہے وہ اجنبی؟ کے سامنے موجود ہے اس نے پولیس اسپلکٹر کی طرف اشارہ کیا۔ آئی جی صاحب نے پوچھا۔

جی اس غسل خانے میں آفتاب بولا۔

یہ صحیک ہے سر۔

غسل خانے میں کیا..... مطلب..... یہ غسل کا کون سا وقت ہے انہوں نے حیران ہو کر کہا۔

اچھی بات ہے وہ آرڈرز مجھے دکھائیں آئی جی صاحب بولے۔

کون سے آرڈرز؟ ملٹری آفیسر بولا۔

غسل کا نہیں، چینی کا وقت تو ہے انکل۔

جو آپ لے کر آئے ہیں۔

اوہ اچھا۔ اسے بھی باہر نکال او، تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

وہ میں نے اسپلکٹر صاحب کو دے دیے تھے۔

کیوں بھتی آئی جی صاحب اس کی طرف مڑے۔

جی باں۔ وہ پولیس اسٹیشن کے رجسٹر میں موجود ہیں۔

مسڑ کو ہاث دروازہ کھول دیں اب یہ لوگ آپ کو نہیں لے جائیں۔

ٹھیک ہے۔ جاکر لے آئیں آئی جی صاحب بولے۔

آپ۔ واپس کیوں آگئے۔

ایک ضروری بات پوچھنا بھول گیا سر۔

عجبیب آدمی ہو پوچھو.....

بالکل غلط۔ میں اسے ہر حال میں لے کر جاؤں گا ذیوٹی از ذیوٹی

یہ میرا فرض ہے میرے کمانڈر انجیف نے یہ کام میرے ذمے لگایا ہے۔

اس کا میں اکیلا ہی رہ گیا..... کوئی دوسرا الفاظ اس کے منہ سے نہ

نکل۔ کا اسی وقت دوسری بات ہوئی تھی یہ کہ اجنبی نے غسل خانے کے

دروازے کی چیخنی گردی تھی اور ساتھ ہی ایک فائر ہوا تھا، کوہاٹ کے

منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ غسل خانے میں گر کر تڑپنے لگا وہ

فکر نہ کریں..... ہر کام آرام اور اطمینان سے ہو گا اس سلسلے میں

کمانڈر انجیف صاحب سے بھی بات کی جائے گی انسپکٹر کامران مرزا

کا بھی انتظار کیا جائے گا۔

اسی وقت تین کام ایک ساتھ ہوئے اور تینوں کی کسی کو ایک فیصد امید

تحرانٹے انہوں نے دیکھا کہ پستول ملٹری آفیسر کے ہاتھ میں تھا

دھوئیں کی ایک لکیر اس کی نال سے نکل کر ہر یہ لیتی اٹھ رہی تھی۔

اور اسی لمحے تیری بات ہو گئی یہ کہ یہروٹی دروازے پر ایک جیپ آ کر

رکی اور یہ جیپ انسپکٹر کامران مرزا کے علاوہ اور کسی کی نہیں ہو سکتی تھی

بھی نہیں تھی پہلی بات تو یہ ہوئی کہ پولیس انسپکٹر واپس آتا نظر آیا اسے

وہ ہوئیں کی ایک لکیر اس کی نال سے نکل کر ہر یہ لیتی اٹھ رہی تھی۔

واپس آتے دیکھ کر ان کی حیرت کا کوئی تمکانہ نہ رہا..... آئی

جی صاحب چاٹھے۔

جال کا مقابلہ

79 78

جال کا مقابلہ

انسپکٹر صاحب آپ جا کر انھیں نہیں لے آئیں۔

جی بہتر انسپکٹر بولا۔

اور کس طرح لانا ہے یہ آپ جانتے ہی ہوں گے۔

اوکے سر۔ آپ فکر نہ کریں پولیس انسپکٹر نے کہا اور اپنے چند ماتحتوں
کے ساتھ دروازے کی طرف چلا گیا.....

وہ چونک اٹھے.....

ان کی نظریں دروازے کی طرف گھوم گئیں..... جلد ہی انسپکٹر
اور اس کے کاشیبل واپس آگئے.....

کیوں..... تم لوگ انسپکٹر کا مردان مرزا کو ساتھ نہیں لائے؟ دروازے
پر کوئی نہیں ہے انسپکٹر نے کہا۔

کیا مطلب..... دروازے پر کوئی نہیں ہے لیکن ابھی تو جیپ
رکنے کی آواز سنائی دی تھی۔

ساتھ ہی انھوں نے ملٹری آفیسر کی آواز سنی۔

خبردار، کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے۔

☆☆☆

نن۔ نہیں

گھر کی فضا پر موت کا سنا ناطاری تھا ہر کوئی اپنے دل کی دھڑکن صاف
سن رہا تھا۔

اگر ہم اپنی جگہ سے حرکت نہیں کریں گے تو آنے والا پھر بھی آجائے گا
آنے والا کون ہے؟

انسپکٹر کا مردان مرزا۔ آئی جی صاحب نے بھائے ہوئے لجھے میں
کہا۔

ہاں..... اس نے نوتا ہوا دروازہ دیکھ کر خطرے کی بوسونگھی ہے اور پہلے کی بات یہ کیا بات ہوئی۔ بعد کی بات پہلے کی بات یہ کیا بات ہوئی۔

بات پہلے کی ہو یا بعد کی آپ ہاتھ اوپر اٹھا لیں ورنہ میں گولی چلا دوں پیچھے ہٹ گیا ہے۔

ان الفاظ کے ساتھ ہی ایک فائر ہوا اور ملٹری آفیسر کے ہاتھ سے پستول نکل گیا ساتھ ہی آواز آئی۔

یہ بڑی زیادتی کی بات ہے اور آپ کو اس کے لئے جواب دہ ہونا پڑے گا۔

میری بیگم بہت ذہین ہیں تم لوگوں کو کانوں کا ن خبر نہ ہونے دئی اور کوئی پرواہ نہیں میں جواب دے دوں گا اُن سکٹر کا مردان مرزا سر آواز میں بولے۔

اس کے ہاتھ اوپر اٹھ گئے۔

ان سکٹر صاحب آپ بھی ہاتھ اوپر اٹھا دیں، وہ یوں لے جی میں بھلا میں کیوں ہاتھ اٹھاؤں میں نے کیا کیا ہے مجھے تو انہوں نے کمانڈر انجیف کے احکامات دکھائے تھے اور میں ان کے ساتھ چل پڑا تھا۔

میں نے کہانا۔ اس کا فیصلہ بعد میں ہو گا..... فی الحال آپ کو

میرے لئے باش والی کھڑکی کھول دی اب مہربانی فرمائ کر ہاتھ اوپر اٹھا دو۔

ان سکٹر کا مرزا یہ کہتے ہوئے ان کے سامنے آگئے۔ آفتاب، آصف، فرحت، شاہد اور آئی جی صاحب کے چہروں پر رونق آگئی۔ لیکن ہم ہاتھ اوپر کیوں اٹھائیں ہم نے کوئی جرم نہیں کیا ملٹری آفیسر نے منہ بنایا۔

یہ بعد کی بات ہے ان سکٹر کا مرزانے بھی منہ بنایا۔

اب ان کو سمیت کر الماری میں رکھ دا اور الماری کوتا لالگا دو انہوں نے
ہدایت دی۔

شہید نے ایسا ہی کیا۔

ٹھیک ہے بس اتنی سی دیر کے لئے آپ اونگوں کے ہاتھ اٹھاوائے تھے
شہید..... پہلے ان کی تلاشی لو..... اور ان کے پاس جو کچھ
بھی ہے نکال لو۔

آپ۔ آپ بہت نقصان میں رہیں گے ملٹری آفیسر نے غرما کر کہا۔
وہ برے برے منہ بناتے ہوئے کر سیوں پر بیٹھ گئے۔

ہاں بھی کہانی کیا ہے۔

پہلے تو یہ بتائیے آپ کہاں گئے تھے آئی جی صاحب نے کہا۔

ایک دوست نے فون کیا تھا انھیں مجھ سے کوئی کام تھا ان سے مل کر
واپس آیا تو باہر آپ کی جیپ کو کھڑے پایا پھر ٹوٹا ہوا دروازہ دیکھا تھی
دیر میں بیگم مجھ تک پہنچ گئیں اور کھڑکی کے راستے مجھے اندر لے آئیں
چیزیں نکال لیں۔

ہاتھ اور پر اٹھانا ہوں گے۔
لیکن آخر ہم کب تک ہاتھ اٹھائے رہیں گے۔
بہت تھوڑی دیر کے لئے وہ مسکرائے۔

انسپکٹر پولیس اور ان کے ماتحتوں کے ہاتھ بھی اور پر اٹھ گئے۔
آپ۔ آپ بہت نقصان میں رہیں گے ملٹری آفیسر نے غرما کر کہا۔
دیکھیے جناب میری کارروائی میں روڑے نہ انکا نہیں انسپکٹر کا مران
مرزا بھنا کر بولے۔

ملٹری آفیسر انھیں گھور کر رہ گیا۔
شہید نے جلدی جلدی ان کی تلاشی لی اور پستول چاقو اور کئی دوسری
چیزیں نکال لیں۔

اب یہاں کی کہانی سنائیں۔ نہیں ہو رہا تھا۔ مجھے یہی حکم تھا اسے فوراً گولی مار دی جائے۔

جی بہتر۔ کہانی بہت سختی نیز ہے..... غسل خانے میں ایک لاش وہ حکم مجھے دکھائیں۔

بھی پڑی ہے جس شخص کی لاش ہے اس کا نام کوہاٹ ہے آصف یہ کہہ ضرور کیوں نہیں ملٹری آفیسر مسکرا کیا اور یو لا۔

لیکن دکھاؤں کیسے ساری چیزیں تو یہ صاحب سمیٹ کر لے گئے ہیں۔ کر رک گیا اور اسپکٹر کامران مرزا کی طرف دیکھنے لگا پھر اس نے کہا۔

آپ کو یہ نام من کر حیرت نہیں ہوئی۔؟ تو وہ کاغذ ان چیزوں میں ہے لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ وہ آپ نے

آن سپکٹر صاحب کو دے دیا تھا اور اسپکٹر صاحب کا بیان ہے کہ وہ اب نہیں یہ نام میں نے پہلی مرتبہ سنائے۔

تو وہ شخص جھوٹ بول رہا تھا۔ رجسٹر میں موجود ہے شاہد بولا۔

پہلے پوری بات بتاؤ، اس کا اندازہ بعد میں لگائیں گے کہ کون جھوٹ بول رہا ہے اور کون حق اسپکٹر کامران مرزا نے کہا۔

آصف نے پوری تفصیل دہرا دی، وہ غور سے سنتے رہے پھر اس کے پرس میں ہے ملٹری آفیسر نے کہا۔

شاہدان کے پرس میں سے کاغذات نکالو۔ جی بہتر۔ اس نے کہا اور الماری کھول کر پرس میں سے کاغذات نکال

لیے اسپکٹر کامران مرزا نے ان کاغذات کا بغور جائزہ لیا ان میں ایک آپ کو اس شخص کو گولی مارنے کی کیا ضرورت تھی وہ آپ پر حملہ آور تو

پر اجازت می تھی۔

حکم نامہ بھی تھا۔

یہ ٹھیک ہے۔ کمانڈر انچیف نے یہی حکم لکھا ہے لہذا آپ بے قصور بہت خوب۔ اس طرح آپ بھی قصور وار نہیں رہ گئے اپنے ثابت ہو جاتے ہیں اور اس سلسلے میں کمانڈر انچیف سے بات کرنا رہ پر نندٹ کانا منوٹ کروادیں۔

جاتی ہے وہ ہم کر لیں گے لیکن ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔

اور وہ کیا۔؟ ملٹری آفیسر بولا۔

یہ کہ کوہاٹ نے سرحد عبور کی تھی آپ اس کے پیچھے لگ گئے تھے یہ حکم سے پوچھا۔

میں کیپٹن زاہد خالدی ہوں اس نے منہ بنا کر کہا۔ حاصل کرنے کا وقت آپ کو کس طرح مل گیا کیا کمانڈر انچیف اس وقت سرحد پر ہی موجود تھے۔؟

جی ہاں! اسے اتفاق ہی کہا جا سکتا ہے اس نے کہا شکریا اب رہ گئے یہ ہاں وہ بولا۔

لوگ..... انہوں نے کمانڈر انچیف کا حکم دیکھا اور آپ کے اب ذرا میں اس اش کا جائزہ لے لوں، انہوں نے کہا اور انھوں کھڑے ساتھ چلے آئے کیوں اسپلے صاحب، یہی بات ہے نا۔

جی نہیں..... میں نے حکم نامہ دیکھ کر اپنے پر نندٹ سے فون ایک بات ہم بتانا بھول گئے ابا جان۔

وہ کیا؟ وہ بولے۔

اس نے اپنی شناخت کے لئے ایک جملہ بولا تھا اور کہا تھا کہ اگر آپ
ہوتے تو یہ جملہ سنتے ہی اسے پہچان لیتے۔

اوہ۔ جلدی بتاؤ۔ وہ جملہ کیا ہے۔ وہ بے چین ہو گئے پھول مردہ ہو
چکے ہیں اور پھر زندہ۔

کیا!!! ان سکم کا مردانہ مرزہ زور سے چلائے اور پھر اندر کی طرف دوڑ
پڑے۔

عقل خانے میں داخل ہوتے ہی وہ دھک سے رہ گئے ان کی آنکھیں
حیرت اور خوف سے پھیل گئیں پھر ان کے منہ سے نکلا۔

نہ نہیں نہیں۔ یہ..... یہ کوہاٹ نہیں ہے۔

اوہ ہوارے

انھوں نے بوکھلا کر ان کی طرف دیکھا پھر آصف نے کہا آپ نے کیا
فرمایا انکل یہ کوہاٹ نہیں ہے۔

باہ اس نے اپنا نام غلط بتایا ہو گایہ شاران بے شاران۔

کیا یہ آپ کا بہت عرصے کا واقعہ نہیں ہے جب آپ ٹریننگ کے
لئے یورپ گئے تھے۔

باہ یہ ٹھیک ہے وہاں میں نے اس کی جان بچائی تھی..... یہ
مسلمان ہو گیا اس کا اسلامی نام بھی رکھا گیا..... پھر یہ

ہمارے ملک کے لئے کام کرنے لگا تھا اسے تربیت دے کر

شارستان بھیج دیا تھا اس سال بعد اسے میں آج دیکھ رہا ہوں



لیں گے۔

اس نے ٹھیک کہا تھا۔ اور صحن میں چلیں انہوں نے غمگین لمحے میں کپھا۔

شارجستان میں رہتے ہوئے اس نے بہت قیمتی معلومات ہمیں پہنچائیں افسوس۔ مسٹر زاہد خالدی نے بہت جلدی کی میں اس کو معاف نہیں کروں گا۔

وہ صحن میں آگئے باقی لوگ جوں کے توں کر سیوں پر بیٹھے تھے۔

مسٹر زاہد خالدی..... آپ نے ایک بہت کام کے آدمی کو مارڈا لاہورے لئے یہ ایک بہت دردناک حادثہ ہے۔

لیکن انکل، ان کا کیا قصور کمانڈر انجیف راؤ بہادر کا حکم ہی یہ تھا۔ یہی تو مشکل ہے خیر پلے میں اس کی تلاشی لے اون شاہد تم مار جن کو بیلا شاران کی تلاشی لینے کا نہیں ابھی تک نہ تو خیال آیا تھا اور نہ موقع ہی ملا تھا انسپکٹر کامران مرزا اپنیوں کے بل بیٹھ گئے اور اس کی تلاشی لینے لگے

لیکن کوئی چیز نہ مل سکی بہت پختہ آدمی تھا اپنے پاس کسی قسم کا ثبوت نہیں یہ تو خود ہمارا جاسوس تھا اور شارجستان سے خفیہ اطلاعات ہمیں بھیجا رہتا تھا۔ اور ہو۔ ارے

اس نے یہی کہا بھی تھا کہ میرے پاس اپنی شناخت کے لئے کوئی

ثبوت نہیں ہے ہاں آپ اس کے منہ سے ایک جملہ سن کر ضرور پہچان یہ اوہ ہو۔ ارے کیوں کہا آپ نے۔

. اچانک ان کے منہ سے نکلا۔

یہ اوہ ہو۔ ارے کیوں کہا آپ نے۔

مم..... مجھے..... اپنے اس دوست کے پاس جانا پڑے
گا..... جس کے پاس سے میں بھی آ رہا ہوں۔
یعنی جس نے آپ کو فون کیا تھا۔

بھی ہاں!
شکریہ آپ لوگ تشریف لے جائیے جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔
وہ اٹھے اور باہر کی طرف چل پڑے یہ لوگ انھیں جاتے ہوئے دیکھتے
رہے جلد ہی ماہرین آگئے اور انھیں ہدایات دے کر وہ اس دوست کی
باں کیا تم ساتھ چلو گے؟
اگر آپ ہماری ضرورت محسوس کرتے ہیں تو ضرور چلیں گے ہاں چلے طرف روانہ ہوئے۔
ہی چلو۔

اور ان لوگوں کا کیا کیا جائے شاہد پریشان ہو کر بولا ان کا کوئی قصور
نہیں انھیں جانے دیا جائے۔
بہت بہت شکریہ جناب انسپکٹر بولا۔

آپ نے اپنا نام نہیں بتایا۔
میں انسپکٹر ریحان شاہ ہوں۔
پولیس اسٹیشن کیتھ انھوں نے سوالیہ انداز میں کہا۔؟

لیکن اب آپ اپنے دوست کے پاس جانے کی ضرورت کیوں محسوس
کر رہے ہیں۔؟

آصف اور فرحت ہیں۔

اوہ۔ اوہ۔ کرنل امجد خان کے منہ سے انکا پھر یوا تشریف لا یئے۔
وہ ڈرائیگ روم میں آبیٹھے۔

آپ شایدی میرے جانے کے بعد بھی نہیں سوئے۔

نہیں..... میں نے سوچا۔ اب سو کر کیا کروں گا تمام رات تو جاگ
کر گزار دی بس و خسکر کے نقل شروع کر دیے تھے.....

بہت خوب..... کیا خیال ہے میں وہ واقعہ سناؤں..... جو میرے
گھر میں پیش آیا ہے۔

جی باں..... ضرور..... میں پوری طرح متوجہ ہوں کرنل امجد
اوہ۔ انسپکٹر کامران مرزا آپ خیر تو ہے اس قدر جلدی دوبارہ آنے کی
کہانی سن کر ان کی پیشانی پر بل پڑ گئے آخر انہوں نے کہا۔

ایک واقعہ ہو گیا ہے میں نے سوچا، ہم اس پر بھی بات کر لیں یا آفتاب

وہیں چل کر معلوم ہو جائے گا انہوں نے کہا۔

پندرہ منٹ بعد انہوں نے کار ایک خوب صورت کوئی کے سامنے
روک دی اور پیچے اتر کر دستک دی اس وقت صحیح کے چارنگ رہے تھے

انہوں نے دیکھا دروازے پر کرنل امجد خان کی تختی لگی تھی.....

لیکن انگل آپ اتنی دیران کے پاس کیا کرتے رہے؟ بہت ضرور می
بات چیت تھی بھی وہ بولے۔

ایک منٹ بعد ہی قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھل گیا

انہوں نے اپنے سامنے ایک لمبے چوڑے اور خوب صورت آدمی کو
دیکھا اس کی آنکھوں میں نیند کے آثار نہیں تھے۔

اوہ۔ انسپکٹر کامران مرزا آپ خیر تو ہے اس قدر جلدی دوبارہ آنے کی
کیا ضرورت پیش آگئی۔

آپ نے میری پریشانی میں اضافہ کر دیا۔

میں نے بھی اضافہ محسوس کیا تھا اسی لئے تو فوراً آپ کے پاس آگیا۔ سکتا ان سپتھ کا مردان مرزا ابو لے۔ اب ہمیں کچھ کچھ کرنا ہی پڑے گا۔ لیکن گیا کیا جائے یہ آپ بتا میں ہاں..... یہ ٹھیک ہے کہ قل امجد خان نے فوراً کہا۔ بہت بہتر۔ اب ہم کچھ نہیں پوچھیں گے۔

میں سوچ رہا ہوں پہلے صدر سے ملاقات کر لی جائے ان سپتھ کا مردان میں منٹ بعد وہ صدر صاحب کے سامنے بیٹھے تھے صدر صاحب بھی انھیں جا گئے ہوئے ہی ملے تھے۔

ہم نے آپ کی تیند خراب نہیں کی..... اس بات کی خوشی ہے ان سپتھ کامران مرزا ابو لے۔ یہ ٹھیک رہے گا چلے ابھی چلتے ہیں۔ وہ انٹھ کھڑے ہوئے

آپ لوگ اپنی پریشانیوں میں تو اضافہ کر رہی رہے ہیں ہماری بے چینیوں میں بھی کچھ کم اضافہ نہیں کر رہے کچھ ہمیں بھی تو بتائیے آفتاب نے منہ بنا کر کہا۔

کر رہی ہے کہ معاملہ حد درجے اہم نوعیت کا ہے۔

نہیں آفتاب کچھ نہیں بتایا جا سکتا یہی بہت ہے کہ تم جی ہاں! ایسی ہی بات ہے۔ ساتھ ہو ورنہ اس معاملے میں تو کسی کو ساتھ بھی نہیں رکھا جا تب پھر، تم اندر ونی کمرے میں چلتے ہیں وہاں ہماری گفتگوں لیے

جانے کا کوئی خطرہ نہیں صدر صاحب نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ بہت دلچسپ کہانی لیکن۔ تم نے یہ مجھے کیوں سنائی ہے کرنل امجد خان نے مجھے ایک بہت اہم بات بانے اور اس سلسلے میں مشورہ کرنے کے لئے بنا یا تھا ان کا خیال تھا فوج میں اندر ہی اندر کوئی چکر چل رہا ہے۔

ہوں اس چکر کی نوعیت کیا ہے۔؟

چکر کی نوعیت کا ابھی تک ہم اندازہ نہیں کر سکتے سر۔ بہت اوپر کی سطح کا چکر ہے لیکن حرکات و سکنات کی بنابر یہ اندازہ ضرور لگا چکے ہیں کہ کوئی

بات ہے ضرور، اسی لیے میں نے اسپکٹر کامران مرزا سے مشورہ کرنا مناسب خیال کیا کرنل امجد خان نے کہا۔

لیکن اس بات کا اس واقعے سے کیا تعلق جو اسپکٹر کامران مرزا کے گھر میں پیش آیا انہوں نے کہا۔

انسپکٹر کامران مرزا نے شاران کی آمد سے لے کر اپنی آمد تک کے تمام ہم فرض کر لیتے ہیں کہ شاران بھی کوئی ایسی ہی اطلاع ہم تک پہنچانا واقعات نہیں ہے صدر صاحب پوری دلچسپی سے سنتے رہے آخر بولے

تھا اگر یہاں کوئی دشمن کوئی آلہ وغیرہ فٹ کر دیتا تو آلات فوراً اس کی نشان دہی کر دیتے تھے اس لئے اس کمرے کو محفوظ خیال کیا جاتا تھا اور انہائی خفیہ ملقات میں اسی کمرے میں کی جاتی تھیں۔

ہاں کامران مرزا۔ اب بتاؤ۔

لیکن نہیں اس سے پہلے یہ بات بتانا بھی ضروری ہے کہ میں گھر میں موجود نہیں تھا مجھے کرنل صاحب نے فون کر کے بلا یا تھا۔

چلیے۔ یہ بات تو معلوم ہو گئی وہ مسکرائے۔

چاہتا تھا لیکن ملٹری آفیسر زوہ اطلاع مجھے تک کس طرح پہنچنے والے

انسپکٹر کامران مرزا دبی ہوئی آواز میں بتانے لگے آفتاب آصف اور

اوہ۔ اور اسے ختم کرنے کا حکم خود را اوہ بھادر نے دیا تھا؟ صدر صاحب

سکتے تھے لہذا شاران کو ختم کر دیا گیا۔
فرحت اگرچہ سامنے ہی بیٹھے تھے لیکن اس کے باوجود وہ نہ کن سکے۔
چونکے۔



ٹھیک ہے میں سمجھ گیا اور میں تیار ہوں صدر صاحب نے انسپکٹر

کامران مرزا کے خاموش ہونے کے بعد کہا۔

تو پھر..... اب ہم چلتے ہیں۔

وہ ان سے رخصت ہو کر باہر آئے کرمل امجد خان کو ان کے گھر اتارا

اور خود آگے بڑھے میں منٹ بعد وہ کمانڈر انچیف را اوہ بھادر کے بنگلے

پر دستک دے رہے تھے۔.....

تمن منٹ بعد ایک ملازم نے دروازہ کھولا اور ناخوش گواراندماز میں

حکم انہوں نے ضرور دیا تھا لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اپنی مرضی سے دیا
تھا ہو سکتا ہے ان کے علم میں بھی یہ بات نہ ہو صرف ان سے دستخط
کرائے گئے ہوں کہ سرحد عبور کرنے والا بہت خطرناک جاسوس ہے
اسے فوری طور پر گولی مار دینا ہی مناسب رہے گا کیوں کہ گرفتار کیے
جانے کی صورت میں بچ نکلنے کے امکانات بہت ہوتے ہیں۔

ہوں معاملہ واقعی بہت اہم نویسیت اختیار کر گیا ہے میں آپ لوگوں کو
مکمل اختیار دیتا ہوں فوری طور پر تفتیش شروع کر دیں۔

اس کے ساتھ ہی ہم ایک اور قدم بھی انہماں چاہتے ہیں۔
اور وہ کیا۔؟

جال کا مقابلہ

103 102

جال کا مقابلہ

چلا جاتا..... انھیں اس پر غصہ تو بہت آیا لیکن کرہی کیا سکتے تھے

بوا۔

گیا بات ہے جناب۔؟

ہمیں راؤ صاحب سے ملنا ہے۔

وہ تمام رات باہر رہے ہیں ابھی ابھی اونٹے ہیں..... آتے ہی سو آئیے جناب۔ وہ آپ سے ملاقات کریں گے اب اس نے خوش گئے ہیں ان حالات میں انھیں انھیا نہیں جاسکتا ملازم نے کہا۔
اخلاقِ لمحے میں کہا۔

انھیں ڈرائینگ روم میں بٹھا کر وہ چلا گیا پرانج منٹ بعد قدموں کی لیکن کام بہت ضرور نو عیت کا ہے یہ میرا کارڈ لے جائیں ان سے کہہ دیں ہم صدر صاحب کی طرف سے آئے ہیں۔
اوہ صدر صاحب اس نے چونک کر کہا۔

جی ہاں مہربانی فرم اکر ذرا جلدی کریں۔

اچھی بات ہے میں کوشش کرتا ہوں۔
وہ اندر چلا گیا انھیں دروازے پر ہی چھوڑ گیا..... اتنا بھی نہ کیا
نہ.....

انھوں نے وہ کاغذ جیب سے نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا جو کیپن کہ انھیں ڈرائینگ روم میں بٹھا دیتا اور خود کمانڈر صاحب کو جگانے

میں اس جاسوس کے لئے پریشان ہوں انپکٹر کامران مرزا بڑھ رائے
وہ کیوں -؟

زادہ خالدی کے پرس سے انھوں نے نکلا تھا
راویہادر نے اس کا غذ کو دیکھا اور پھر فوراً کہا۔

اں لئے کہ وہ شارحتان کا جاسوس نہیں تھا بلکہ ہمارے اپنے ملک کا
جاسوس تھا اور تم نے اسے جاسوسی کی عرض سے ادھر بیچھ رکھا تھا۔
یہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ راویہادر نے بوکھلا کر کہا۔
لیکن اس نے اس بات پر اصرار کیا کہ اگر وہ مل جائے تو فوراً گولی مار
وہی جو اصل بات ہے۔

دی جائے کہیں اس کے فرار ہونے کے امکانات نہ پیدا ہو جائیں اس
طریقے ہمارے ملک کی کیا عزت رہ جائے گی میں نے اس کی بات
کیوں کہ اس وقت اس کے ہاتھ میں کوئی پستول وغیرہ نہیں تھا اور
ہوں۔ اور آپ اتفاق سے اس وقت سرحد پر ہی موجود تھے اس لئے
خالدی بضد ہو گئے اور میرے گھر کے دروازے توڑتے
ہوئے اس تک پہنچ گئے انھوں نے آؤ دیکھا نہ تاہم اس پر
ہاں بھی بات ہے لیکن آپ کیوں پریشان ہیں۔؟

ہاں بالکل۔ اس شخص نے غیر قانونی انداز میں سرحد عبور کی تھی مسٹر
زادہ خالدی فوری طور پر میرے پاس آئے اور اس کے بارے میں
جاسوس تھا اور تم نے اسے جاسوسی کی عرض سے ادھر بیچھ رکھا تھا۔
ہدایات طلب کی میں نے یہی کہا کہ اسے فوراً گرفتار کر لیا جانا چاہیے
لیکن اس نے اس بات پر اصرار کیا کہ اگر وہ مل جائے تو فوراً گولی مار
وہی جو اصل بات ہے۔

میرے یہ تینوں پچھے اسے اپنے ہاں پناہ دے چکے تھے لیکن کیسپیں زادہ
یہ احکامات دینے میں دیر نہ لگی۔

جال کا مقابلہ

106 107

جال کا مقابلہ

گولی چلا دی۔ سے مجھے فون کیا تھا کہ جاسوس کو گولی مار دی گئی ہے وہ کاش روڈ پر

انتہائی افسوس ہوا یہ سن کر..... راویہا در نے دکھ مجھے لجھے میں رہتے ہیں راویہا در نے بتایا۔

شکریہ۔ آؤ بھی چلیں اسپکٹر کامران مرزا نے اٹھتے ہوئے کہا کیا یہ کہا۔

زیادتی نہیں ہو گی راویہا در بولے۔ اس لئے میں زاہد صاحب کو چیک کرنا چاہتا ہوں۔

جی..... کیا مطلب؟ راویہا در نے چونک کر کہا۔

آخر انھیں شاران کو ہلاک کرنے کی اتنی جلدی کیوں تھی آپ سے آپ زندگی میں پہلی بار میرے گھر آئے اور بغیر کچھ کھائے پینے جا

ا حکامات بھی انھوں نے خود کہہ کر حاصل کیے یہ آپ کی تجویز نہیں تھی۔ رہے ہیں میرا خیال ہے چاۓ اب تک تیار ہو چکی ہو گی

یہ تو ایک تجویز ہو گئی نا۔ اب اس میں زاہد خالدی کا کیا قصور اور آپ

اس سے کیا پوچھ گچھ کریں گے بات تو بس اتنی سی ہے اس کے باوجود

میں ان سے بات چیت کرنا پسند کروں گا انھوں نے کہا۔

اوہ..... لیکن جناب..... تو پھر ٹھیک ہے آپ ملاقات کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں شکریہ

میں نے کہانا دیر نہیں لگے گی لیجئے چاۓ تو آبھی گئی۔

انھوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا ملازم ٹرالی دھکیلتا چاۓ جناب وہ اس وقت کہاں مل سکیں گے اپنے گھر میں انھوں نے وہیں

سمجھائیے ابا جان۔

رہا تھا نہیں مجبوراً بیٹھتا پڑا آخر فارغ ہو کر وہ کاٹھ روڈ پہنچا اس وقت

پاٹھ بجھنے والے تھے اور دن کا جالا پھیل رہا تھا آصف نے دروازے

انسپکٹر کامران مرزا نے اسے سمجھایا اور پھر بولے۔

پر دستک دی..... تھوڑی دیر بعد ایک ملازم کی صورت نظر آئی انسپکٹر

آخر آپ کو اتنی جلدی کیا تھی شاران کو مارنے کی۔؟

کامران مرزا نے فوراً اپنا کارڈ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

کہ کہیں وہ فرار نہ ہو جائے

بس اسی خطرے کے پیش نظر..... کہ کہیں وہ فرار نہ ہو جائے

آخہ تین منٹ بعد وہ آئے سامنے بیٹھے تھے۔

میں نے گولی چلا دی.....

مجھے حیرت ہے آپ یہاں کیسے تشریف لائے؟ زاہد خالدی یو لا۔

اور گولی چلانے کی اجازت بھی آپ نے پہلے ہی حاصل کر لی تھی۔

هم راؤ بہادر سے مل کر آ رہے ہیں انہوں نے آپ سے پوچھ چکھی

جی ہاں یہ ٹھیک ہے بس میں کیا بتاؤں مجھ میں جوش بہت ہے ملک

اجازت دی ہے ہمیں۔

کے دشمنوں کو میں قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔

جی..... کیسی پوچھ چکھی۔

شکر یہ۔ آپ کے احکامات لینے میں کچھ تو وقت لگا ہو گا۔

پوچھ چکھ تو بس پوچھ چکھ ہی ہوتی ہے اس میں ایسی ویسی کا کیا سوال

جی ہاں میرے ماتحتوں نے تعاقب جاری رکھا اور میں احکامات لینے

آفتاب مسکرا یا۔

کے لئے راؤ صاحب کے پاس رک گیا اس کے بعد آندھی اور طوفان

میں سمجھا نہیں۔

کی طرح جیپ چلاتا اپنے آدمیوں تک پہنچا اور اس طرح تعاقب

جاری رہا۔

وہ اٹھ کھڑے ہوئے باہر آئے تو آفتاب، آصف اور فرحت بہت

حیران تھے.....

شاران میرا بہت پرانا دوست تھا اس نے ہمارے ملک کی بہت

خدمات انجام دیں مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ کسی کے سرحد پار
کرتے ہی آپ کو یہ کس طرح پتا چل گیا کہ سرحد پار کرنے والا کوئی
بس اتنا ہی کافی ہے مقصد حاصل ہو گیا۔

بہت خطرناک آدمی ہے۔

جی کیا مطلب۔ مقصد حاصل ہو گیا آفتاب نے حیرت زدہ انداز میں

مجی ہاں! یہ بات آپ ضرور پوچھنے بات دراصل یہ ہے کہ مجھے ہمارے
کہا۔

ایک ساتھی نے واہ لیں پر ادھر سے اطلاع دی تھی.....
ہاں بھی..... مقصد.....

آپ نے اب تک یہ بھی نہیں بتایا کہ آپ کو کرنل امجد خان صاحب

اوہ..... اطلاع کیا تھی۔؟

یہ کہ شاریحتان کا ایک خطرناک جاسوس آج کسی وقت رات کو سرحد
عبور کرے گا۔

بتا تو چکا ہوں ان کا خیال ہے فوج میں کوئی نہ کوئی گڑ بڑ ہے اور وہ بھی

اوپری طی پر.....

ہوں..... ٹھیک ہے آپ اس لئے فکر مند ہو گئے تھے اچھا جناب

لیکن یہ نہیں بتایا کہ کیا گڑ بڑ ہے۔

بہت بہت شکریہ ہم نے آپ کو زحمت دی۔

ہر بات بتانے کی نہیں ہوتی..... آؤ چلیں رات بہت ہو گئی کہہ سکتے ہیں ضرور کوئی اہم بات آپ نے معلوم کی ہے۔ اندازوں کے گھوڑے دوڑاتے رہواتنے میں ہم گھر پہنچ جائیں گے۔

بھی رات۔ اب رات کہاں دن نکل آیا ہے۔

باں کوئی بات نہیں نماز سے فارغ ہو کر سو جائیں گے نہ میں دفتر جاؤں یا اللہ رحم، آپ کو اتنا خوش ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ گا اور نہ تم سکول کیوں کہ ہم رات بھر جاتے رہے ہیں۔ باں۔ یہ تھیک ہے میں واقعی بہت خوش ہوں۔

جب کہ تھوڑی دیر پہلے ہمارے ایک پرانے ساتھی کو گولی مار دی گئی۔ یا آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ نے ایسی باتیں تو پہلے کبھی نہیں کی تھیں آصف نے انھیں حیران ہو کر دیکھا۔ آج تو کر رہا ہوں نا۔ اور تم سن رہے ہو ان پکڑ کامران مرزا مسکرائے۔ چاہیے۔

خاص بات..... نہیں تو..... اور اگر معلوم کر لی ہے تو تمہیں ان کی حیرت بڑھ گئی اس قدر خوشنگوار مود میں وہ بہت کم نظر آئے ہوں گے یوں تو ہر وقت خوش رہنا ان کی عادت تھی لیکن ضرورت سے زیادہ خوش نہیں ہوئے تھے۔

اوہ..... آپ تو بہت خوش بھی نظر آ رہے ہیں اب تو ہم یقین سے آخر وہ گھر پہنچ ابھن نے انھیں بری طرح گھیر کھا تھا۔ وہ صحن

پھر یہ کہ کامران مرزا تے ایسا کرنے کے لئے کہا تھا سو میں کر گز را۔
آخر کیوں؟ فرحت جلدی سے بولی۔

جہاں تک میرا خیال ہے کوئی گہری ساتر ش ہونے والی ہے سازش کا
جال تیار کر لیا گیا ہے بس جال پھینکنا باقی ہے۔

کرنل امجد خان نے بھی یہی کچھ محسوس کیا اور مجھے مشورے کے لئے
بایا ہم دونوں نے کئی سخنے تک غور کی پھر ہم نے بھی ایک جال تیار کر
لیا انہوں نے جلدی جلدی کہا۔

جی کیا مطلب۔ جال کے مقابلے میں جال۔

ہاں۔ جال کا مقابلہ جال سے ہی ممکن ہے مقابلے میں اگر ہمارا جال
کمزور پڑ گیا تو شکست بھی ہماری ہو گی اور اگر جال دشمن کا کمزور رہا تو
اس کی شکست ہو گی لہذا ہم اس وقت اپنے جال کو مضبوط بنانے کی فکر
میں ہیں۔

تک پہنچے اور پھر زور سے اچھلے۔.....



پھر دستک

چند لمحے حیرت کے عالم میں گزر گئے آخر صدر صاحب کی آوازان
کے گانوں سے نکلائی۔

کیوں بھتی۔ مجھے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیوں دیکھ رہے ہو؟
جی۔ اور کیا کریں۔ آپ اور ہمارے غریب خانے
میں اور اس طیبے میں۔.....

ہاں لیکن یہ سب کچھ میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا صدر مملکت
مسکرائے۔

جی تو پھر.....

ایک ماہر نے وہ بولے۔

ہمارے پلے تو کچھ بھی نہیں پڑ رہا نہ جانے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

فلکرنہ کرو۔ بہت جلد سب کچھ پلے پڑ جائے گا انہوں نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے اور وہ صدر صاحب کی طرف متوجہ ہو گئے۔

نہیں۔ اس کا انتظام کامران زمانے کیا تھا۔

تب تو نجیک ہے۔

اسی وقت اسپکٹر کامران مرزاباہر نکل آئے انہوں نے اتنی سی دیر میں ہی لباس تبدیل کر لیا اور وہ ایک بار پھر باہر جانے کے موڑ میں نظر آ رہے تھے۔

وہ اس وقت ایک عام آدمی کی شکل صورت میں تھے میک آپ بہت مہارت سے کیا گیا تھا ان کی بجائے کوئی اور ہوتا تو انھیں ہرگز نہ پہچان سکتا لیکن انہوں نے پہلی ہی نظر میں پہچان لیا تھا..... آپ یہاں تک پہنچے کس طرح؟

آپ پھر کہیں جا رہے ہیں؟ فرحت نے حیران ہو کر پوچھا۔
ہاں! میرا جانا بہت ضروری ہے لیکن تم تینوں گھر میں ہی رہو گے البتہ رات کے وقت تم میرے ساتھ ہو گے ہاں تھوڑی دیر بعد شاہد دروازے مرمت کرنے کے لئے مستری بھیج دے گا۔.....

گھر میں ایک خفیہ دروازہ موجود ہے میک آپ کے بعد میں اس دروازے سے نکل کر سڑک پر آ گیا اور ایک ٹیکسی کے ذریعے یہاں پہنچ گیا انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اوہ۔ اور میک آپ کس نے کیا؟

پتا نہیں۔ کیا ہونے والا ہے آصف بڑا یا۔

ان شاء اللہ سب تھیک ہو جائے گا۔

وہ تو رخصت ہو گئے۔۔۔۔۔ صدر صاحب آرام کرنے کے لئے

اندر و نی کمرے میں چلے گئے بیگم کامران مرزا پہلے ہی باور یجی خا۔
میں مصروف تھیں ایسے میں فرحت نے کہا۔

اب ہم کیا کریں۔؟

غور..... غور کرنے سے اچھی بات اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی لیکن کس
مات پر؟ فرحت بولی۔

چلو پہلے اس بات پر ہی غور کر لیتے ہیں کہ کس بات پر غور کرنا ہے

آفتاب نے پیچارگی کے عالم میں کیا۔

آصف اور فرحت کی بُنگی نکل گئی باور پچی خاتے میں سے بیگم کامران

مرزا کی بتسی کی آواز سنائی دی اندر ونی کرے میں صدر صاحب بھی

بتنے بغیر نہ رہ سکے۔



ضروریوں نہیں آئے کرنل امجد خان نے کہا۔

اور پھر وہ عمارت کے مختلف حصوں میں گئے ہر طرف مسلح جوان بالکل چوکس موجود تھے لیکن بہت خفیہ جگہوں میں یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے تھی اکثر یہاں آچکے تھے ان کے لئے قبیلہ میں جسیکہ کوئی بڑی جنگ شروع ہونے والی ہو فرحت بڑی بڑی۔

ہاں ایک بڑی جنگ کے بھی امکانات ہیں یوں سمجھو ہم آگ کی بھٹی کے دہانے پر کھڑے ہیں اب معلوم نہیں بھٹی میں گرتے ہیں یا گرنے سے بچ جاتے ہیں۔
یا اندر حرم۔

میری اور ان تینوں کی جگہ کہاں ہے ایک بہت اہم جگہ پر آئے کرنل نہیں..... کچھ تینیں کہا جاسکتا حالات کیا ہوں گے وہ کس رخ سے امجد نے کہا۔

تحوڑی دیر بعد وہ بھی مورچوں میں لیٹ چکے تھے ان کے قریب مشین گنیں نصب تھیں.....

آخر جیپ ایک عظیم الشان عمارت سے کچھ فاصلے پر رک گئی اس جگہ سے وہ پہیلی عمارت کی طرف بڑھے یہ عمارت ان کے لئے قبیلہ میں تھی اکثر یہاں آچکے تھے ان کے لئے فوراً دروازہ کھول دیا گیا فوراً ہی فوجی وردی میں ایک شخص ان کی طرف بڑھا نہیں نے دیکھا وہ کرنل امجد خان تھے.....
کیا حالات ہیں کرنل صاحب۔؟
ہمارے تمام انتظامات مکمل ہیں اللہ ہماری مدقر رہے۔

آمین! ان کے منہ سے نکلا۔
دوسری طرف کا کچھ اندازہ لگ سکا یا نہیں۔
نہیں..... کچھ تینیں کہا جاسکتا حالات کیا ہوں گے وہ کس رخ سے دار کریں گے۔
خیر کوئی بات نہیں میں ذرا اعلقات کا جائزہ لینا چاہتا ہوں۔

ہاں لیکن اس پر پہلے ہی ان لوگوں کو شک ہو چکا تھا اسی لئے شاران کو
وہ ریس کے ذریعے اطلاع دینے کا موقع نہیں مل۔ کا اور نہ وہ وہاں
ہاں بھی..... اگر یقین نہ ہوتا تو اس قدر انتظامات کیوں کیے
جاتے.....
لیکن یہ کے کہا جا سکتا ہے کہ حملہ آج ہو گا.....

اس..... اس..... کا مطلب ہے کہ پہنچنے والے خالدی مجرم ہے کیوں
کہ یہ وہی تھا..... جس نے ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا اور گولی
چلا دی.....

ہاں وہ چاہتا تھا میری اس سے کسی صورت بھی ملاقات نہ ہو۔
اور اسی لئے اس نے اپنی مرضی کے احکامات حاصل کیے آصف بولا۔
ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے اس کا مطلب ہے شاران آپ کو یہی اطلاع
بالکل ٹھیک۔ یہی بات ہے۔

لیکن اب یہاں کیا بات ہے ہم یہاں کیوں موجود ہیں انکل؟ فرحت
دینے کے لئے پہنچا تھا۔

کیا آپ کو یقین ہے ابا جان..... ایوان صدر پر حملہ ضرور ہو
گا.....

ہاں بھی..... اگر یقین نہ ہوتا تو اس قدر انتظامات کیوں کیے
جاتے.....

ہم نے بہت ہی ماہروں سے نگرانی کروائی ہے ان کی رپورٹ یہ
کہتی ہے کہ حملہ آج رات ہو گا۔
اوہ!

اور یہ حملہ صدر صاحب کی حکومت کا تجوید اٹھنے کے لئے کیا جائے گا۔
ہاں یہی بات ہے۔؟
ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے اس کا مطلب ہے شاران آپ کو یہی اطلاع
دینے کے لئے پہنچا تھا۔

کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو صدر صاحب کو آصف نے کہنا چاہا۔.....

اس پیغام کی وجہ سے جو تمیں معلوم نہ ہو۔ کہم نے حالات کا جائزہ لیا

خاموش انسپکٹر کا مران مرزانے سرداً واز میں کیا۔

کک..... کیا ہوا انکل۔

ان کے پارے میں منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکل دشمنوں نے بھی آخر

پوری تیاریاں کر رکھی ہیں اگر انھیں معلوم ہو گیا کہ..... وہ خود بھی

کہتے کہتے رک گئے۔

اسی وقت روشنی کی ایک کرن چمکی..... کرnel نیلے رنگ کی

تھی۔

ہاں لیکن ہم ابھی تک ایک اندازہ نہیں لگا سکے کرnel امجد خان بھی بری

تیاریا شارہ ہے اس بات کا کہ دشمن کو ایوان صدر کی طرف آتے

ہوئے دیکھ لیا گیا ہے انسپکٹر کا مران مرزانے سرگوشی کی.....

اسی وقت تیز قدموں کی آواز ستائی دی انھوں نے سر گھمائے تو کرnel

امجد چلے آرہے تھے ان کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔.....

نے ان کی طرف بغور دیکھا۔

اس پیغام کی وجہ سے جو تمیں معلوم نہ ہو۔ کہم نے حالات کا جائزہ لیا

واقعات پر غور کیا ادھر کرnel امجد خان نے جو با تیس محسوس کی تھیں ان

کے ساتھ ان واقعات کی کڑیاں ملائیں تو ایک ہی نتیجہ سامنے آیا یہ کہ

بعاوات ہونے والی ہے اور بس.....

گویا ہم یہاں بغاوت کا انتظار کر رہے ہیں آفتاں نے مسکرا کر کہا۔

بعاوات کا نہیں..... بغاوت کرنے والوں کا۔

اور مقابلے کی بھرپور تیاری کر لی گئی ہے۔؟

ہاں لیکن ہم ابھی تک ایک اندازہ نہیں لگا سکے کرnel امجد خان بھی بری

طرح ناکام ہو گئے ہیں

جی..... کیا مطلب کون سا اندازہ۔؟

یہ کہ حملہ کتنا بڑا ہو گا۔

جال کا مقابلہ

127 126

جال کا مقابلہ

کیا میں اب خفیہ فورس کو اشارہ دے دوں وائز لیس پر؟ ابھی نہیں
..... جب تک وہ فائز نگ نہیں کرتے اس وقت تک نہیں
ایوان صدر کے دروازے والے انگر انوں کا کیا رہا؟

انھیں میں پہلے ہی حرast میں لے چکا ہوں کیوں کہ وہ دروازہ
کھونے کا معابدہ کر چکے تھے اور بد لے میں انھیں اعلیٰ عبدے دیے
ہتھ ہیں۔

جب تو انھیں پہلے ہی مرحلے پر مشکل پیش آئے گی آنتاب نے
خوش ہو کر کہا۔

اللہ سے دعا کریں میں چلتا ہوں۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتے چلے گئے اسی وقت انھوں نے ایوان کی طرف
اور مڑے کی بات یہ ہے کہ ان کا سراغ نہ بھی ساتھ ہے یہ اچھا ہے ہمیں
بے شمار مسلح فوجی سینے کے بل رینگتے دیکھ لیجئے۔

وہ سکتے میں آگئے وہ لوگ اس قدر خاموشی سے آگے بڑھ رہے تھے کہ

کیوں کرنل صاحب خیر تو ہے۔

میری امید ہے کہیں بڑی تعداد میں وہ لوگ آگے بڑھ رہے
ہیں

اوہ تو کیا ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے جب کہ ہم قلعہ
کھونے کا معابدہ کر چکے تھے اور بد لے میں انھیں اعلیٰ عبدے دیے
مقابلہ ضرور کر سکیں گے لیکن خون خراپ بہت ہو گا جب کہ یہ ہیں

ہمارے مسلمان بھائی ہی بس سازش کے جال میں پھنس گئے ہیں یہ
ایک افسوس ناک جنگ ہو گی۔

ہاں آپ ٹھیک کہتے ہیں لیکن ہم کرہی کیا سکتے ہیں یہ جنگ
آخر ان لوگوں نے ہم پر مسلط کی ہے۔

اور مڑے کی بات یہ ہے کہ ان کا سراغ نہ بھی ساتھ ہے یہ اچھا ہے ہمیں
بعد میں تفتیش کے گھوڑے نہیں دوڑانے پڑیں گے۔

ہلکی سی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی
سن گن بھی نہ لگتی اور یہ لوگ اندر داخل ہو جاتے
آخر انہوں کا یہ سیلا ب ایوان صدر کے بالکل قریب پہنچ گیا
تیسرا دستک پر بھی جب دروازہ کھلا تو انہوں نے ایک دوسرے کی
طرف دیکھا اور پھر باقی ساتھیوں کی طرف واپس آئے انہوں نے
کے دروازے کی طرف بڑھے دروازے کے باہر کوئی پھرے دار نہیں
منہ سے کچھ نہ کہا ہاتھ اور سرنگی میں ہلا کر ان لوگوں کو بتا دیا کہ دروازہ
تھا اندر کی طرف پھرے دار بٹھائے گئے تھے شاید دروازے
والے پھرے داروں سے یہی طے کیا گیا تھا
ان پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا پہلے ہی مرحلے پر ان کے لئے الجھن
انہوں نے دروازے پر ایک ہلکی دستک دی ایک منٹ تک انتظار
کیا جواب نہ ملے پر دوسرا دستک دی پھر ایک منٹ انتظار
کیا آخر تیسرا دستک دی
وہ مورچوں میں سے یہ منظر صاف دیکھ رہے تھے عام حالات میں بھی
مورچوں میں نگران رہتے تھے لیکن جس انداز میں وہ دروازے تک
اور باغی فوجی پوری طرح روشنی میں نہا گئے ان میں ایک خوفناک
قتم کی بل چل اور بے چینی پھیل گئی اس سے پہلے کہ وہ

پر اتر آئے ہیں ہم سے یہ کیا لڑیں گے..... لیکن اس میں ان کا بھی
کامران ہرزا کی تھی گونج دار آواز، رعب سے بھر پور آواز..... نہ
کیا قصور یہ تو چودہ سو سال سے آپس میں لڑتے چلے آرہے ہیں ان کی
جانے اس آواز میں اور کیا کیا اثر شامل تھا..... کہ با غی اپنی جگہ جنم کر
آپس کی لڑائیاں تو اسی وقت سے چلی آرہی ہیں..... لیکن.....
اگر آپ لوگ نہ بھاگے اور خود کو قانون کے حوالے کر دیا تو دشمن

ٹھہریے آپ اس طرح نہیں جاسکتے آپ کی سازش پہلے ہی بجانپ لی
طاقوتوں کو ایسی کوئی بات کہنے کا موقع نہیں ملے گا پھر ہم کہیں گے کہ
گئی تھی..... اس نے آپ لوگوں کے استقبال کی مکمل تیاری کر لی
مسلمانوں کو آپس میں لڑانے والے تو دراصل یہ لوگ خود ہیں۔ چودہ
سو سال پہلے بھی مسلمان خود بخواہ آپس میں نہیں لڑنے لگ گئے تھے
وقت چاروں طرف سے زدیں ہیں اگر بھاگنے کی کوشش کریں گے تو
ایک سازش کی گئی ہے ایک دشمن طاقت کے اشارے پر یہ منصوبہ بنایا
گیا ہے دوسرے یہ کہ اگر آپ لوگوں نے پر سکون انداز میں ہتھیار

پھینک دیے اور خود کو قانون کے حوالے کر دیا تو یقین رکھیں آپ
کہیں گی..... دیکھو..... ان مسلمانوں کو آپس میں ہی خون ریزی
لوگوں کو بہت نرم ہرزا میں دی جائیں گی..... دوسری صورت میں

سر پت دوڑ پڑتے اس آواز تے ان کے پاؤں جکڑ لئے آواز انپٹر
کامران ہرزا کی تھی گونج دار آواز، رعب سے بھر پور آواز..... نہ
جانے اس آواز میں اور کیا کیا اثر شامل تھا..... کہ با غی اپنی جگہ جنم کر
آپس کی لڑائیاں تو اسی وقت سے چلی آرہی ہیں..... لیکن.....
رہ گئے.....

طاقوتوں کو ایسی کوئی بات کہنے کا موقع نہیں ملے گا پھر آپ اس
مسلمانوں کو آپس میں لڑانے والے تو دراصل یہ لوگ خود ہیں۔ چودہ
سو سال پہلے بھی مسلمان خود بخواہ آپس میں نہیں لڑنے لگ گئے تھے
وقت چاروں طرف سے زدیں ہیں اگر بھاگنے کی کوشش کریں گے تو
آپ میں سے ایک بھی نہیں بھاگ سکے گا اور اس طرح بے تحاشا
خون خراب ہو گا ہزاروں لوگ مارے جائیں گے۔

ملک کی ہوا لگ اکٹھے گی دشمن طاقتیں ہم مسلمانوں پر بنیں گی وہ
لوگوں کو بہت نرم ہرزا میں دی جائیں گی..... دوسری صورت میں

جال کا مقابلہ

133 132

جال کا مقابلہ

ہوگی لہذا ہم مقابلہ کریں گے مقابلے میں یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ سب کے سب مارے جائیں ہم میں سے کچھ ضرور مارے جائیں گے لیکن زیادہ تر بچ نکلیں گے..... لہذا میں تو یہی حکم دیتا ہوں ان کے انتصارج نے بلند آواز میں کہا۔

ایسی کوئی بات نہیں جو وعدہ کیا ہے پورا کیا جائے گا..... آپ لوگوں کو معافیاں ضرور دی جائیں گی بلکہ میں ابھی اور اسی وقت عام معافی کا اعلان کرتا ہوں شرط صرف یہ ہے کہ اپنے انتصارج کو قابو کر لو..... اور باقی لیڈروں کو بھی کیوں کہ اصل سازشی تو یہ لیڈر ہیں عام فوجیوں کا کوئی اتنا بڑا قصور نہیں..... یہ بے چارے تو بہکاوئے میں آئے ہیں۔

ان میں ایک بار پھر کانا پھوٹی ہونے لگی پھر رفتہ رفتہ ان کی نظریں پھانسی دیں گے پھانسی سے کم کوئی سزا ان کے پاس ہمارے لئے نہیں اپنے انتصارج پر جمنے لگیں انتصارج کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار

آپ میں سے شاید ایک بھی زندہ نج کرنے میں جا سکے گا کیوں کہ سب لوگ ہماری زد پر ہیں اب فیصلہ آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے سوچ لیں..... غور کر لیں آپ کو سوچنے کے لئے پانچ منٹ دیے جاتے ہیں لیکن ان پانچ منٹوں میں آپ صرف غور کریں گے بھاگنے کی کوشش نہیں کریں گے بھاگنے کی کوشش کا مطلب یہ ہو گا کہ آپ لوگوں نے ہماری تجویز منظور نہیں کی پھر آپ پر فائز پوری طرح کھول دیا جائے گا۔
انسپکٹر کامران مرزا خاموش ہو گئے باغیوں پر سنانا چھا گیا وہ سوال یہ انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے ایسے میں باغیوں کے درمیان ایک آواز گنجی۔

خبردار..... یہ سب دھوکا ہے یہ گرفتار کرنے کے بعد ہم سب کو اپنے انتصارج پر جمنے لگیں انتصارج کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار

چاہیے۔

بآ ضرور.....لیکن وقتی طور پر تو آپ لوگوں کو گرفتار کرنا ہوگا.....آخر ضابطے کی کارروائی تو کرنا ہوگی بڑے قصور و اروں کو آپ لوگوں سے الگ کرنا ہوگا۔

بآ یہ تھیک ہے یہ تھیک ہے وہ چلائے۔

تو پھر تھیار پھینک دیں تاکہ آپ لوگوں کو حرast میں لیا جاسکے۔ اور پھر تھیار گرائے جانے لگے تھیار گرنے کی آوازیں گوئیں تھیں اور.....

بھتی واہ.....یہ تو وہ کام ہو گیا آفتاب نے خوش ہو کر کہا کون سا کام.....تم جملہ ادھورا کیوں چھوڑ دیتے ہو۔؟

وہی کام.....یعنی ہینگ لگنے پھنکلوئی.....رنگ چوکھا آئے۔ باس.....رنگ تو واقعی چوکھا آگیا ہے اسکے کام مرزا مسکراۓ.....

نمودار ہوئے اس کے منہ سے مارے گھبراہٹ کے نکا۔

نہیں.....نبیس تم لوگوں کو دھوکا دیا جا رہا ہے۔

اس کے خاموش ہوتے ہی باغیوں میں سے کسی نے بلند آواز میں کہا۔

کپڑا لو.....انہیں.....بھی اصل غدار ہیں.....بیہیں ہمیں ورغا کریباں لائے ہیں، ہم کیوں اپنی جانیں دیں مفت میں اتنا بڑا اعلان کیا جا رہا ہے۔

انچارج کے چہرے پر زلزلے کے آثار نمودار ہو گئے پھر مجمع اس کی طرف بڑھا وہ بھڑک کر بھاگا اس کے ساتھ کچھ اور بھی بھاگے لیکن جلد ہی مجتمع نے ان سب کو جکڑا لیا پھر نیچے سے چینخے کے انداز میں کہا گیا۔

ہم.....ہم نے انہیں کپڑا لیا ہے.....عالم معافی کا اعلان کیا جانا

اسی وقت قدموں کی آواز ابھری انہوں نے دیکھا..... کرٹل امجد وہ گھر میں داخل ہوئے خان چلے آرپے تھے ان کا چہرہ کھلا پڑ رہا تھا۔ صدر صاحب جاگ رہے ہیں یا۔

خان چلے آرہے تھے ان کا چہرہ کھلا پڑ رہا تھا۔ صدر صاحب جاگ رہے ہیں یا..... اسپکٹر کامران مرزا بو لے سو کمال ہو گیا..... میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ رہے ہیں آپ لوگوں کے جانے کے فوراً بعد ہی وہ سو گئے تھے اور میں بس اس کو کہتے ہیں عقل بڑی یا بھینس اسپکٹر کامران مرزا بو لے نے پھر ان کے کمرے میں کوئی آہٹ نہیں سنی..... جس کا مطلب آئیے اب ذرا انچارج سے ملاقات کر لیں کرنل امجد خان نے کہا۔ یہی ہے کہ سور ہے ہیں۔

اور وہ نیچے کی طرف چل پڑے جہاں یوان کے محافظ اور خفیہ فورس
والے دھڑا دھڑ باغی فوجیوں کو گرفتار کر رہے تھے
اتچارج کو انہوں نے سب سے پہلے قابو میں کیا تھا
خیر تو ہے بجا بھی؟

ہم بھا بھی نہیں چیز سر۔ آفتاب مسکرا یا۔
ارے..... تم لوگ آگئے کیا رہا۔؟

کامیابی۔

برابر کا ہاتھ

یا اللہ تیر اشکر ہے اندر سے صدر صاحب نے کیا اور پھر دروازہ کھل گیا مسکراتے۔ مجھے تفصیلات سناؤ کامران مرزا۔

لیکن جس کا سب سے بڑا حصہ ہے آپ نے اس کا ذکر ہی نہیں کیا جی ہاں کیوں نہیں۔

آفتاب یوں اٹھا۔ اطمینان سے بیٹھ کر انہوں نے ساری تفصیلات سنائیں پھر بولے۔

چلیے آپ کو باغیوں کے انچارج سے بھی ملاؤ دیں۔

ہاں ضرور..... کیوں نہیں..... میں اسی وقت چلوں گا لیکن کامران مرزا تم نے جو کارنامہ انجام دیا ہے اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔

شکریہ سر..... یہ کارنامہ میں نے تنہا انجام نہیں دیا..... اس میں بہت بڑا حصہ کرنل امجد خان صاحب کا بھی ہے وہ بولے.....

ہاں یہ تھیک ہے انہوں نے کہا۔

لہذا لے کے۔ کیا۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

یہ کہ اس کیس کا سہرا شاران کے سر جاتا ہے وہ بولے ہاں لیکن افسوس یہیں نہیں اس میں ان تینوں کا بھی حصہ ہے انسپکٹر کامران مرزا

جال کا مقابلہ

140 141

جال کا مقابلہ

آوازِ جال میں گوئختے لگی انھوں نے دیکھا وہ راوی بھا در تھا.....

ہے وہ اب اس دنیا میں نہیں ہم یہ سہرا سے کیسے باندھیں
اس میں شک نہیں کہ ہم باندھنیں سکیں گے سہرے کا حق دار اسی کو
ٹھہرایا جائے گافرحت نے کہا۔



چند لمحے سکتے کے عالم میں گزر گئے آخر صدر صاحب کی آواز گوئی۔
میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم ایسا کرو گے افسوس۔!

با لکل ٹھیک لیکن میرے خیال میں تو آپ سب ایک ایک عدو ہرے
کے حق دار ہیں صدر صاحب نے خوش ہو کر کہا اور وہ مسکرانے لگے

اور مجھے افسوس ہے کہ میں کامیاب نہ ہو سکا ورنہ اس وقت اس کرتی پر
میں نہیں تھے جوں ہی وہ دروازے پر پہنچے بغل بجا کر ان کا استقبال کیا

میں اور آپ میری جگہ کھڑے ہوتے۔ اللہ کی منظوری کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، اب صرف ایک سوال کا جواب
پھر انھیں بھال میں لا یا گیا یہاں وہ اپنی کرسی پر بینچے گئے

دے دو کیا یہ سب کچھ تم نے اپنی مرضی پر کیا تھا۔؟

جلد یہ اصل مجرموں کو اندر لا یا گیا ان کا انچارج سب سے آگے تھا اس

یہ غلط ہے ان سپکٹر کامران مرزا بول اٹھے۔

ہاں بالکل اس نے فوراً کہا۔

کے پیروں میں بیڑیاں ڈالی گئی تھیں اس کے چلنے سے بیڑیوں کی

جال کا مقابلہ

143 142

جال کا مقابلہ

سامنا کرنا پڑا تھا مسلمان قوم نے جب بھی شکست کھائی غداروں کے

غلط ہے کیا مطلب۔؟ راؤ بہادر نے چونک کر کہا۔

با تھوں کھائی افسوس..... ہم غداروں سے اب تک پیچھا نہیں چھپرا

بسا! یہ بات بالکل غلط ہے آپ نے ایسا شاہزادت کی حکومت کے

سکے ان سپاٹ کامران مرزا دکھبرے انداز میں کہتے چلے گئے.....

اشارے پر کیا، آپ اس حکومت سے مل گئے تھے اور یہ ایک انتہائی

خوف ناک بات ہے کہ ملک کی فوج کے سربراہ ہی دشمن ملک سے مل

جائے دشمن ملک نے آپ کو اشارہ دیا بلکہ منصوبہ بنایا اور کہا کہ

کیوں راؤ بہادر..... کیا تمہیں اس سے انکار ہے صدر صاحب

نے اسے گھورا۔

نہیں انکار کر کے بھی کیا فائدہ اس نے کندھے اچکائے تو تم ان کے

اس منصوبے پر عمل کر کے حکومت پر تابض ہو جاؤ ان کی حکومت پوری

با تھوں میں کھیلنے لگ گئے تھے اف مالک اگر اس سازش سے پرده نہ

طرح ساتھ دے گی بس آپ ان کے جال میں آ گئے..... اور یہ

اٹھتا تو اس وقت ملک کن حالات سے دوچار ہوتا وہ کاٹ پاٹھے۔

سازش کر بیٹھے لیکن افسوس، آپ میر صادق اور میر جعفر کا انجام بھول

ان آفیسروں کے ساتھ تو کسی نرم سلوک کی ضرورت نہیں سر لیکن جو

گئے۔

عام لوگ یہیں ان سے میں زمی کا وعدہ کر چکا ہوں، ان کی وجہ سے

میر صادق..... اور میر جعفر۔ چند ایک آوازیں ابھریں۔

ملک بہت بڑی خون ریزی سے نجیگیا ہے ان سپاٹ کامران مرزا بولے

جی ہاں..... ان دونوں کو بھی انگریزوں نے لاچ دے کر اپنے

ہوں ٹھیک ہے حکومت تمہارے وعدوں کی پابندی کرے گی فکر نہ

ساتھ ملا لیا تھا اور سرانح الدو لہ اور میپو سلطان جیسے مجاہدوں کو شکست کا

کرو..... اور ہاں اس موقعے پر کرنل امجد خان کی جتنی بھی تعریف آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپ کیوں ترقی نہیں لیتے کرنل کی جائے کم ہے اس کارنامے میں ان کا بھی برابر کا ہاتھ ہے۔

امجد نے انپکٹر کا مردان مرزا سے کہا۔
جسی ہاں۔ اس میں کیا شک ہے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں انپکٹر
کا مردان مرزا برمی طرح ہکانے لگے۔

اور یہ صرف تعریف کے ہی نہیں ترقی کے بھی حق دار یہ صدر صاحب ہم نے آپ کو اس برمی طرح ہکاتے پہلے کبھی نہیں دیکھا آفتاب کے بو لے۔

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے انھیں ترقی ضرور ملئی چاہیے انپکٹر کا مردان
میں جانتا ہوں کا مردان مرزا اور انپکٹر جمشید کسی قیمت پر ترقی نہیں لیں
گے انھیں اسی عبدے پر کام کر کے مرا آتا ہے خیر۔ ان کی مرضی۔

مجھے ترقی کی خواہش نہیں میں اس عبدے پر رہ کر بھی ملک کی خدمت رہ گئے ہم اس عبدے پر رہ کر بھی ملک کی خدمت
کر سکتا ہوں کرنل امجد خان بو لے۔

تم یعنوں کو خصوصی ترقی دی جا سکتی ہے صدر صاحب مسکرا کر بو لے۔
نہیں بھی اور بڑے عبدے پر آپ ملک کی زیادہ خدمت جی بس۔ ہم بھی کیا کریں گے خصوصی یا غیر خصوصی ترقی کو آصفتے
کریں گے۔

چلی گئیں..... جلدی اپنی عقولوں کو ہاتھ مار دیا اسکے بعد کامران مرزا

منہ بنا یا۔

تمہارے لئے تو خصوصی اجازت نامہ ہی کافی ہے اسکے بعد کامران مرزا نے جلدی جلدی کہا۔

آپ نے آج ہمارا ریکارڈ توثیق دیا آفتاب نے حسرت زدہ انداز میں نے مسکرا کر کہا۔

اور وہ منہ بنا کر رہ گئے اسی وقت اسکے بعد کامران مرزا نے کہا۔

کیا مطلب..... کون ساری کارڈ؟

اوہ۔ اس کیس کے ایک مجرم کو تو ہم بھول یہ گئے۔

ایک جملے میں ایک سے زائد محاورے سیٹ کرنے کا آپ نے اکٹھے پانچ محاورے جڑ دیے وہ بھی انگوختھی میں نگینے کی طرح آفتاب بولا۔

ایک مجرم گویا کوئی رہ گیا ہے صدر صاحب بوے۔

وہ کون انکل فرحت نے حیران ہو کر کہا۔

جی ہاں۔ انہوں نے کہا۔

آپ شاید ہمارا دل رکھنے کے لئے کہہ رہے ہیں ورنہ بازی تو اس

کچھ تم بھی بتاؤ۔

وہم..... یعنی..... کہ..... ہم کیسے بتائیں آفتاب گھبرا گیا۔

عقل سے کام لے کر کہیں تم لوگ عقل سے پیدل تو نہیں ہو گئے یا ذہن میں آگیا آپ کا اشارہ پولیس اسکے بعد ریحان شاہ کی طرف ہے

عقل سے ہاتھ تو نہیں دھو بیٹھے تمہاری عقلیں گھاس تو نہیں چڑنے نا۔ آفتاب نے تیزی سے کہا۔

جال کا مقابلہ

آصف اور فرحت نے آفتاب کو گھور کر دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں۔

بائیں تم نے ہر سے پہلے ہی بتا دیا
.....

اور آفتاب نے چہرے پر سہم جانے کے آثار طاری کر لیے اس کے
انداز پر صدر مملکت اور دوسرے بے ساختہ نہس پڑے۔

﴿ ختم شد ﴾